

# ایمان

(دوم)

## توروالی ڙو

### توروالی کی ضرب المثل شاعری

(اردو ترجمہ کے ساتھ)

تحقیق و تدوین: جاوید اقبال توروالی

ترجمہ: زبیر توروالی

ادارہ برائے تعلیم و ترقی (ابت)

# اپیان

(دوم)

## توروالی ڙو

توروالی کی ضرب المثل شاعری

(اردو ترجمہ کے ساتھ)

تحقیق و تدوین: جاوید اقبال توروالی

ترجمہ: زبیر توروالی

ادارہ برائے تعلیم و ترقی (ابت)

جملہ حقوق بہ نام ناشر ادارہ برائے تعلیم و ترقی (IBT) محفوظ ہیں۔

تحقیق و تدوین: جاوید اقبال توروالی

ترجمہ: زبیر توروالی

ایڈیٹ: زبیر توروالی، آفتاب احمد

اشاعت: فروری 2021ء

قیمت: 300 روپے

ISBN-9665-08-0

ادارہ برائے تعلیم و ترقی (IBT)

Idara Baraye Taleem-o-Taraqi (IBT)

Daral Road, Bahrain district Swat,

Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan

Phone: 0346-9196074

Email: [ibtswat@gmail.com](mailto:ibtswat@gmail.com)

Websites:

1. <https://www.torwali.org/en/welcome>

2. <https://wemountains.com>

ان توروالی شاعرات و شعراء کے نام جنہوں نے  
توروالی زبان کو اپنی شاعری کے ذریعے زندہ رکھا

## پیش لفظ / اینان اشعار کی تدوین

جن زبانوں میں تحریر کی روایت سرے سے رہی نہیں یا پھر اتنی بچتی نہیں اور جہاں لوگ زبانی ابلاغ پر انحصار کرتے ہو ان زبانوں کے کلامی ادب پر تحقیق اور اس کی تدوین دشوار ہوتی ہے۔ کلامی ادب چونکہ سیمہ بہ سیمہ ایک نسل سے دوسری نسل منتقل ہوتا ہے لہذا اس کی روایت میں تبدیلیاں اتی ہیں۔ اصل ذریعے اور مأخذ تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہانیوں کی تدوین ہو یا پھر شعر و شاعری کی یہی مسائل تحقیق کارکودر پیش اتے ہیں۔ محقق اپنے مقدور بھر کوشش کر سکتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ درستگی کو قائم رکھا جاسکے تاہم کوتاہیوں اور خامیوں کا امکان ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔

تورولی کی قدیم شاعری کی اس کتاب ”اینان“ دوم کے لیے سابقہ شعراً کا شعری مواد اکھٹا کرنا میرے لیے انتہائی مشکل کام تھا۔ ایک جانب اشعار کا مسئلہ در پیش تھا تو دوسری طرف ان اشعار کو اپنی درست صورت میں پانا اور لکھنا بڑا ٹھہر کام تھا۔

شروع میں میں نے اپنی یادداشت کو استعمال کر کے کچھ اشعار منتخب کیے۔ ان کو لکھا اور پھر میں نے تورولی لوگوں ایسے افراد کی تلاش شروع کی جو خود شاعر تھے یا ان کو یہ زبانی شاعری کافی تعداد میں یاد تھی۔ ان کے پاس جاتا رہا اور ان کے ساتھ گفتگو کرتا رہتا کہ کسی شعر کو اس کے اصل کے مطابق درست سن سکوں۔

چونکہ ہماری زبان میں عمر سیدہ خواتین کو ایسی شاعری یاد ہے اور ان میں سے کئی خود شاعر بھی ہیں تو ان سے رابطہ کرنا اور ان سے ملتا ایک بڑا مسئلہ تھا۔ ملاقات کے دوران ان خواتین کو ایسی شاعری سنانے پر آمادہ کرنا بھی مشکل تھا۔ اس کے لیے ان کے ساتھ طویل گفتگو لازمی تھی کہ ہماری تورولی کی اس طرح شاعری کو یہ خواتین با توں با توں میں ضرب الامثال کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ یوں میں گفتگو میں ان کو کوئی تورولی شعر سناتا اور پھر وہ گویا ہو جاتیں۔ اسی طرح میں نے اس مجموعے کے لیے ان معمر خواتین سے بھی مدد حاصل کی۔

اپنی اس تحقیق اور تلاش کے دوران کئی اساق سیکھنے کو ملے۔ ایک اہم بات جو سامنے ائی وہ یہ تھی کہ ایک گیت کو سینکڑیاں (پوری بھرین وادی) میں جس طرح سناؤ ہی گیت ذرا تغیر کیسا تھا اُلال درہ (بیشگرام وادی) میں بھی سن۔ یوں یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوا کہ اصل شعر کس وادی کے کسی شاعر نے کہا ہے۔ تورولی شاعری کی ایک اہم خصوصیت اس کی برادر است مخاطب ہے۔ شاعر اپنے محبوب یار قیب کو شعر میں برادر است مخاطب کرتا ہے اور اس کے لیے کوئی نام بھی استعمال کرتا ہے۔ یہاں میں نے پایا کہ ایک گیت کے آخر میں یا نیچے میں محبوب کا نام کسی نے کشمائلہ دیا تو کسی نے پلوشا دیا یا پھر اسی طرح کوئی اور نام دیا۔ اس مسئلے کا حال میں نے یوں نکالا کہ کسی شعر کے مختلف روایوں نے جس نام کو زیادہ استعمال کیا میں نے وہی چن کر لکھ لیا۔ دوسرے مسئلے ایک ہی قطعے کے دونوں مصراعوں میں فرق کا تھا۔ مطلب ایسے کئی اشعار ملے جہاں ایک روایی نے ایک مصرع اور بتایا تو دوسرے روایی نے یہ مصرع بلکل مختلف سنایا۔ یہاں بھی میں نے وہی اصول اپنایا اور جس مصرع کو مختلف روایوں نے تواتر سے سنایا اس قطعے کے ساتھ لکھا۔

جو کلام مجھے کسی نوجوان نے سنایا اور اس سے ملتا جلتا مگر کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ کسی بزرگ نے سنایا تو میں نے بزرگ کے سنائے ہوئے شعر کو نوجوان کے سنائے ہوئے شعر پر ترجیح دی کیوں کہ یہ ساری شاعری قدیم ہے اس لیے بزرگوں کو زیادہ درست حالت میں یاد ہوتی ہے۔

اس کتاب میں سینکلیان اور الال درہ کے شعراء کا مخلوط کلام موجود ہیں مگر لکھائی زیادہ تر سینکلیان لمحے میں ہوتی ہے البتہ کہیں کہیں الال درے کے لمحے کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اس مجموعے میں زیادہ تر کلام گزرے ہوئے نامعلوم شعراء کا ہے۔ کئی اشعار کے شعراء مجھے معلوم تھے مگر چونکہ اس مجموعے کا پیشتر حصہ نامعلوم شعرا پر مشتمل تھا اس لیے کسی شاعر کا نام نہیں لکھا گیا۔ ایسی ایک اور کوشش جاری ہے جہاں کئی شعراء کے نام سے ان کے اشعار کا ایک گلی مجموعہ کتابی صورت میں اسندہ شائع ہو گا۔

دوسری اہم بات یہ کہ اس کتاب میں اکثریتی کلام خواتین کا ہے اور ان میں سے جن کے نام مجھے معلوم تھے ان کو بھی لکھنا مناسب نہ سمجھا۔

اس کتاب میں تین سو سے زیادہ (زو) یعنی تور والی قطعات / اشعار شامل ہیں۔ شاعری کا ذخیرہ تو اس سے کئی کمزیاڈہ ہے مگر کتاب کی طوالت کو خاطر میں رکھ کر ان تین سوا شعار پر ہی اکتفا کیا گیا۔ اس مختصر مجموعے میں سابق شعراء نے جس پایہ کی شاعری کی ہے اس کا اندازہ تور والی قارئین کو اس شاعری کو برادرست پڑھنے جبکہ غیر تور والی قاری کو ترجمہ پڑھنے سے ہو گا۔

آخر میں قارئین سے استدعا ہے کہ اگرچہ اس کتاب کو تحقیقی جائزے کے بعد شائع کیا جا رہا ہے مگر پھر بھی انسان خطا کا پتلا ہے اگر کوئی کمی کو تاہیاں ہوئی ہیں تو برائے مہربانی تصحیح فرمائے تاکہ اسندہ ایڈیشن میں ان کا ازالہ کیا جائے۔

نوٹ: ان اشعاروں میں اخلاقی دائرے کی اندر اکثر حالات کے مطابق کسی زو میں شاعرنے کوئی اور نام دیا اور ہم نے نام کوئی اور لکھا تو یہ بھی ایک مصلحت سمجھی جائے ویسے بھی شاعری میں محبوب کا نم فرضی ہی لکھا جاتا ہے۔

جاوید اقبال تور والی

## شاعری کے ترجمے کے مسائل

انگریزی زبان کے معروف امریکی شاعر روبرٹ فرست (Robert Frost) نے ایک کہا تھا، ”شاعری وہی ہوتی ہے جو ترجمے میں غائب ہو جاتی ہے“۔ (Poetry is what gets lost in translation)۔ مطلب کسی ایک زبان کی شعری تخلیق کو دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت اصل شاعری غائب ہو جاتی ہے۔ شاعری کو ایک زبان سے دوسری زبان میں اپنی تمام تر خصوصیات سمیت منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ بعض نقاد کا خیال ہے کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ اصل شاعری کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شاعری کا ترجمہ ممکن ہی نہیں۔

شاعری کا ترجمہ کرنا ایک نہایت مشکل کام ہے کیونکہ شاعری میں کہیں بھی دو زبانوں میں قطعی مطابقت نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کسی ایک زبان کی شاعری کے نمونے کو دوسری زبان میں اس کی تمام تر خصوصیات سمیت ڈھالنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ کسی بھی زبان کی شاعری میں شاعر کے ”خیال“ (idea) اور شعر کی ”ہیئت“ (form) سے واسطہ پڑتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں معانی اور صورت دونوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اسی لیے مترجم کو اکثر شاعری کا ترجمہ کرتے وقت ”معنی/مفہوم“ کی خاطر ”صورت/ہیئت“ کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ اسی وجہ سے ترجمہ کرتے وقت مترجم کو (Translator) سے ذیادہ مفسر (Interpreter) بننا پڑتا ہے۔

شاعری کو ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے میں فوائد سے ذیادہ نقصانات ہوتے ہیں۔ زبان کا ثقافت سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جس زبان میں کوئی شاعر اپنی تخلیق کرتا ہے وہ اس کی ثقافت سے ایمیزہ ہوتی ہے۔ اسی لیے لسانی و ثقافتی طور پر کسی ایک زبان کی شاعری کا متوازنی اور یکساں نمونہ دوسری زبان میں ڈھالنا ناممکن ہوتا ہے۔ دوسری طرف شاعر کا خیال اور نظریہ کثرت سے جذبات اور احساسات میں پروئے ہوتے ہیں جن کا اظہار ایک خاص مگر منحصری نفیاً عمل سے گزر کر ہوتا ہے جہاں کسی زبان کو استعارات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ان وجوہات کے باوجود دیکھا جاتا ہے کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں شاعری کے ترجمے ہوتے رہے ہیں۔ اسکی نیادی وجہ وہ انسانی تجسس ہے جس نے انسان کو دوسرے انسانوں کی ثقافتوں، تجربات، تخلیقات، خیالات اور روایات کو سمجھنے پر مجبور کیا ہوا ہے۔ اس بنابر ترجمہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ” منتقل“، ”کرنے کا عمل“ بن جاتا ہے۔ شاعری کا ایک زبان سے دوسری میں منتقلی کا یہ عمل دُھرا ہوتا ہے۔ پہلا اصول یہ کہ کسی شعری متن کے معنی کو اصل زبان کے ثقافتی تناظر میں سمجھا گیا ہے جبکہ دوسرے اصول کے مطابق پھر اس کی تفہیم ترجمے کی زبان کے ثقافتی منظر میں پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح ترجمے کا عمل تفہیم کے عمل میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اسی طرح ایک نیا متن پیدا کیا جاتا ہے جو کہ اصل متن کا نقل ہوتا ہے۔

یہ درست ہے کہ کسی متن کو اس کی اصلی صورت میں ایک زبان سے دوسری میں نہیں ڈھالا جاسکتا کیونکہ جس تخلیقی عمل سے شاعر شعر کہتے وقت گزرتا ہے اس سے مترجم نہیں گزر سکتا۔ حتیٰ کہ کوئی شاعر بھی کسی ایک تخلیقی تجربے سے دو مرتبہ نہیں گزر سکتا۔ اس لیے کوئی بڑا شاعر بھی اپنی اصل زبان میں شاعری کو دوسری زبان میں ہو بھو منتقل کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔

امریکی شاعر، نقاد اور مترجم ایزرا پاؤنڈ (Ezra Pound) مفہومی مترجم (interpretive translator) کی بات کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مفہومی مترجم ہی ہوتا ہے جو دونوں زبانوں پر قدرت رکھتا ہے، اسے معلوم ہوتا ہے کہ اصل خزانہ کہاں چھپا ہے۔ دوسرا وہ مترجم ہوتا ہے جو اصل زبان کے شاعر کے خیال کو لیکر دسری نظم بناتا ہے۔ اسی طرح دو طرح کے مترجم ہوئے۔ ایک جو شاعر کے خیال کا ترجمان بنتا ہے اور اصل شعری صورت سے غرض نہیں رکھتا بلکہ دوسرا اصل کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی طرف سے نئی روح بھی پھونک دیتا ہے۔ ایزرا پاؤنڈ کے خیال میں کامیاب مترجم وہ ہے جو شاعری کی صورت (form) اور خیال / مفہوم (content) دونوں سے انصاف کرتا ہو۔

شاعری کو ترجمہ کرتے وقت کئی بالتوں کا خیال رکھنا لازمی ہوتا ہے۔ پہلی بات اس نظم کی صورت ہے۔ مطلب صورت کے اعتبار سے جس صنف میں شاعری کی گئی ہے ترجمے میں بھی اس کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہائکو کا ترجمہ کرنا ہے یا کسی نظم کا، مسدس کا، مشنوی کا یا تقطعات کا پاپھر غزل کا تو اس مخصوص بیان / صورت کو ترجمے میں بھی دیے ہی رکھا جائے۔ شاعری کی قسم کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے کہ ایسا کوئی نظم کہانی کی شکل میں ہے یا غزل یہ ہے۔

تیسرا بات شاعری کا ترجمہ کرتے وقت الفاظ کے معانی سے متعلق ہے۔ مترجم کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ الفاظ کے معانی کی باریکیوں کو سمجھے۔ اس میں مشکل کا سامنا الفاظ کے مختلف استعمال میں پیش آتی ہے کہ شاعر نے کون سالفاظ کس طرح استعمال کیا ہے۔ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ کوئی لفظ لغوی / لفظی معنی (denotative) میں استعمال ہوا ہے یا اصطلاحی (connotative) میں۔ ایسے اصطلاحی الفاظ کے استعمال سے شاعر اپنی تخلیق میں ایک تصویری منظر (imagery) پیش کرتا ہے جو قاری کے احساسات کو اکساتا ہے، اسکی یادداشت کو بیدار کرتا ہے اور قاری کے اندر ایک جذباتی وابستگی ابھارتا ہے۔ شاعری میں خیالات اہم ہوتے ہیں لیکن ان خیالات سے بھی زیادہ اہم الفاظ کے اصطلاحی استعمال سے وہ منظر کشی ہوتی ہے جو قاری کو چھنجھوڑتی ہے۔ الفاظ کے اس طرح استعمال میں اہم ترین وصف استعارہ (metaphor) کی ہے۔ روبرٹ فراست شاعری کو استعارہ ہی کہتے ہیں۔ استعارہ سے لفظ اور اسکے مفہوم میں تفاوت پیدا کی جاتی ہے۔ کہنا پچھہ ہے اور مطلب پچھہ اور ہوتا ہے۔ استعارے سے کسی ایک چیز کے ذریعے دوسری چیز کو بیان کیا جاتا ہے اور معانی کو مخفی رکھا جاتا ہے۔

پاکستان کے مایہ ناز نقاد اور دانشور ڈاکٹر ناصر عباس نیڑکھتے ہیں، ”زبان اس شیشے کی طرح نہیں جس کے آر پار دیکھا جاسکے۔ سادہ لفظوں میں، کوئی لفظ حقیقت کو نہیں، زبان کے اندر قائم کی گئی حقیقت کو پیش کرتا ہے۔ زبان ثقافت کی پیداوار ہے، اس لیے زبان کے اندر جو حقیقت قائم ہوتی ہے، اس میں وہ ثقافت شامل ہو جاتی ہے۔ جس میں زبان وضع ہوئی“۔

کوئی شاعر اپنی زبان کی ثقافت میں رہتا ہے اور اسی سے متاثر ہوتا ہے اس لیے اس کی تخلیق کو ہو ہو کسی دوسری زبان میں ڈھالنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔

ان مسائل کا سامنا توروں کی اس قدیم شاعری کی بنیادی صنف ڈو کواردو میں ترجمہ کرتے وقت ہوا۔ اس کتاب میں شامل توروں کے معروف عوای صنف (ڈو) کے ان نامعلوم شاعرات اور شعراء نے اپنی ثقافت، جغرافیہ، اپنے طبی ماحول میں رہ کر شاعری کی ہے جو مقامی استعارات اور علامات سے بھری ہے۔ اس شاعری کو اپنی تمام ترقیاتی، استعاروں اور اصطلاحات سمیت اردو میں ڈھالنا اس مترجم کے لیے ممکن نہ تھا۔

اس شاعری کا ترجمہ کرتے وقت کئی مراحل سے گز ناپڑا اور ترجمے کے کئی طریقے ازمائے گئے۔ پہلے اس ترجمے کو لفظیہ لفظ کھا اور ساتھ تحریکی گئی۔ پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسکا منظوم ترجمہ کیا جائے۔ منظوم ترجمہ کافی بھونڈا گا کہ اس میں اصل سے قربت نہ رہی اور نہ ہی ان مقامی استعارات، اصطلاحات اور محاورات کو اردو میں ڈھالا جاسکا۔ اخیر میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ترجمے کو لغوی/وضعی رکھنا چاہیے اور جس قدر ممکن ہو اردو محاورے سے مطابقت پیدا کی جائے۔ ایسا کرنے کی بنیادی وجہ اردو زبان و ادب سے واقع قاری کا رجحان ہے کہ وہ تورواٹی کے محاورات، استعارات کے لغوی اردو ترجمے کو سمجھے گا نہیں اور اس شاعری سے لطف لینے میں اس کو دقت ہو گی۔

چند اہم الفاظ اور اصطلاحات کی ایک فہرست بھی دی گئی ہے جس میں اس کتاب کی تورواٹی شاعری میں مستعمل الفاظ اور اصطلاحات کی وضاحت اردو میں کی گئی ہے۔

زمیر تورواٹی،

بھرین، 6 جنوری 2021ء

## توروالی کا شعری مجموعہ "اینان" اور اسکا اردو ترجمہ

ناصر عباس نیر

زبانوں میں اشتراک سے زیادہ افتراق ہے، اس امر کا احساس ہر مترجم کو پہلے قدم پر ہی ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک زبان کے سب الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، علامتیں، استعارے مخصوص معانی کے حامل ہوتے ہیں، جنھیں اسی زبان کے دوسرے الفاظ و محاورات سے نہیں بدلا جاسکتا، اور اگر کوئی ایسی کوشش کی جاتی ہے تو اس کا نتیجہ نئے معانی کے سامنے آنے کی صورت میں برآمد ہوتا ہے، اسی طرح ایک زبان کے الفاظ کے حقیقی تبدلات کسی دوسری زبان میں موجود نہیں ہوتے۔ کہانی یا نظریات ایک حد تک دوسری زبان میں منتقل ہو جاتے ہیں، مگر شاعری، جس میں احساسات اور ثقافتی علامات کا غالبہ ہوتا ہے، اس کے ترجمے میں خود شاعری کے گم ہونے کا حقیقی اندازہ لاحق رہتا ہے۔ اس لیے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شعری متن کا ترجمہ، خود اپنی جگہ ایک نیا متن ہوتا ہے۔

زبیر توروالی، ترجمے کی ضرورت و افادیت کے جتنے قابل ہیں، ترجمے کی مشکلات کا بھی انھی اتنا ہی اندازہ ہے۔ وہ ایک مدت سے پاکستان کے شمالی علاقوں کی زبانوں اور خصوصاً توروالی زبان کے تحفظ و فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں اور اس ضمن میں ان کے وقیع مقالات انگریزی اور اردو میں تو اتر سے شائع ہوتے رہتے ہیں اور اہل نظر سے دادپاتے رہتے ہیں۔ نیز وہ ان زبانوں کے سلسلے میں بے نیازی پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں کوئی ایک سرکاری ادارہ ایسا نہیں جو پاکستانی زبانوں کے بارے میں درست معلومات ہی فراہم کر سکے۔ ایسے میں زبیر توروالی اور کچھ دوسرے افراد اور غیر سرکاری تنظیمیں، زبانوں کی بقا و تحفظ اور فروغ کے لیے پورے اخلاص سے کوشش کرتے ہیں۔ "اینان" کے عنوان سے شائع ہونے والی یہ کتاب، اس ضمن میں زبیر توروالی کی تازہ کاوش ہے، جس میں توروالی ضرب الامثال پر مبنی شاعری، جزو یادہ تر عشقیہ ہے، اردو ترجمے کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔

زبیر توروالی نے اس کتاب کا نہایت عمدہ مقدمہ لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے ترجمے کے مسائل کا احاطہ کیا ہے۔ فن ترجمہ کے ایک ماہر اور مترجم کے طور پر وہ اس بات سے آگاہ ہیں کہ شاعری کے ترجمے میں ایک طرف وہ ثقافت منتقل نہیں ہو سکتی، جو کسی بھی شعری متن کے رُگ و پے میں جاری و کار فرمائی ہے، دوسری طرف وہ تجربہ (مع احساسات کے) دوسری زبان میں نہیں آ سکتا، جس سے گزر کر شعری متن تخلیق کیا گیا تھا۔ کسی بھی تجربے کی نقل نہیں کی جاسکتی؛ اس کی تفہیم کی جاسکتی ہے۔ لہذا صولی طور پر شاعری کا ترجمہ ممکن نہیں؛ ایک شعری متن کے ترجمے کے نتیجے میں ایک نیا شعری متن وجود میں آتا ہے، تاہم یہ نیا شعری متن، ماذی متن پر ہی انحصار رکھتا ہے۔ یہیں سے شعری متن کے مترجم کی آزمائش بھی شروع ہوتی ہے۔ ترجمے کی مشکلات، مترجم سے ہمارے تقاضوں کو بہت بڑھادیتی ہیں۔ شعری ترجمے میں صرف مفہوم ہی کو نہیں، اس مفہوم کو ممکن بنانے والی احساساتی و ثقافتی فضائل اور جمالیات کو محسوس کرنے کے قابل بھی ہونا چاہیے۔ نیز جس زبان میں وہ ترجمہ کر رہا ہے، اس کی جملہ ثقافتی و معنوی زدائد کو علم

اور ذوق بھی رکھتا ہو۔ زبیر تور والی ایک شعری مترجم کی مشکلات اور ان پر قابو پانے کے طریقوں کا علم رکھتے ہیں، اس لیے وہ اس کتاب کی صورت میں اچھے تراجم پیش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے تور والی شاعری کے عشقیہ اشعار کے مفہوم کو زیادہ تاریخ و نشری پیرائے میں منتقل کیا ہے۔ انہوں نے تور والی ضرب الامثال کے لیے "مساوی یا تبادل" ضرب الامثال لانے کی کوشش کی ہے، تاہم جہاں تور والی میں اسطوری علامات و تلمیحات پیش ہوئی ہیں، انہیں برقرار رکھا ہے۔ اس سے ہم ان تراجم میں شعری متن کے مفہوم سے تو آشنا ہوتے ہی ہیں، تور والی زبان کے ثقافتی تناظر سے بھی متعارف ہوتے ہیں۔ ان تراجم سے یہ بات بھی ہمارے علم میں آتی ہے کہ تور والی میں محبوب سے محبت اور شکوہ کے کیا کیا طریقے ہیں؛ ہجرو وصال کی کیفیات کو کیسے محسوس اور پیش کیا جاتا ہے؛ محبت کے سلسلے میں سماج اور دیگر افراد کا رو یہ کیا ہوتا ہے۔ چوں کہ تور والی زبان، اردو کے بر عکس شہری تمدن سے زیادہ فطری دنیا کو پیش کرتی ہے، اس لیے اس میں فطری مناطر اور ان سے واپسہ اساطیر کا ذکر زیادہ ہے۔

ترجمے کی مشکلات و مسائل اپنی جگہ، ہر ترجمہ بہ یک دونوں زبانوں اور اس کی وساطت سے دونوں زبانوں کے بولنے والوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ مثلاً ان تراجم سے جہاں تور والی نئے اسمعین سے روشناس ہو رہی ہے، وہیں خود اردو زبان کی نئے الفاظ، پیرایہ بیان اور چیزوں کو منفرد انداز میں پیش کرنے کے طریقوں سے آگاہ ہو رہی ہے۔ یہ تو ہوا لسانی فائدہ۔ تراجم کے ثقافتی فوائد بھی ہیں، زبانیں اور ان کے بولنے والے ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ سیاسی بیانات لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کم ہی لاتے ہیں مگر تراجم کے ذریعے، دوزبانیں بولنے والے، ایک دوسرے کے احساسات میں شریک ہو کر، ایک دوسرے سے داخلی سطح پر متحدر محسوس کرتے ہیں۔ انیسویں صدی کے اوآخر میں محمد حسین آزاد نے کہا تھا کہ زبان کا دھرم، دین سے کم نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں پاکستان جیسے کثیر لسانی ملک کے لوگوں کو زبانوں کے دھرم کے ذریعے ایک دوسرے کے قریب لا یا جاسکتا ہے، اگر پاکستان کی سب زبانوں کے تراجم اردو میں اور اردو سے باقی سب زبانوں میں تراجم ہوتے رہیں۔ ہمیں جناب زبیر تور والی کا ممنون ہونا چاہیے کہ وہ تور والی زبان، جس کے بارے میں پاکستان کے کم لوگ جانتے ہیں، کی شاعری سے اردو قارئین کو متعارف کروار ہے ہیں۔ ان کی اس کوشش کی تحسین کی جانی چاہیے اور یہ درخواست بھی کہ وہ تور والی کی کہانیوں کو بھی اردو میں منتقل کریں گے۔

ناصر عباس نیر

lahore, 30 جنوری 2021ء

## فرہنگ

توروالی لفظ	معنی/مفہوم
آفرا	دیوکانام، توروالی شاعری میں رقیب کے لیے استعمال ہوتا ہے
إنگولا	محبوب (مذکور)، بار
آشیم/أشیم	ریشم
ریزالا	بے وفا، ہر جائی، اکھڑ
موزی/ موزیگئی	رقیب، عام طور پر خاتون شعراء نے اپنے ناپسندیدہ شوہر کے لیے استعمال کیا ہے
ڈھوک	لغوی معنی سو رہے۔ شاعری میں رقیب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
شیرنگل	محل کے لیے استعمال ہوا ہے
لالئی	محبوب، عاشق
بھارام شہزادا	بھرام شہزادہ: ایک دیو مالائی کردار۔ محبوب کے لیے استعمال ہوتا ہے
جُورا سی خان	جُورا کا خان، توروالی شاعری میں محبوب کے لیے استعمال ہوا ہے۔ جُورا سو اسوات میں جگہ کانام ہے جہاں کا یوں سفرنگی خان جُورا کا خان کھلاتا تھا۔
کشممالہ	ایک پھاڑی سفید پھول کانام۔ توروالی شاعری میں معشوقہ / محبوبہ کے لیے استعمال ہوتا ہے
زرغونہ	فرضی نام معشوقہ کے لیے استعمال ہوا ہے
ہُسورامزا	فرضی نام معشوقہ کے لیے استعمال ہوتا ہے
اُو تھل کھان	لغوی معانی اونچ پھاڑ کے ہے۔ شاعری میں مراد گرمائی چراغاہ ہے۔

مامیرا	ایک پہاڑی پھول جو برف پھلنے کے ساتھ آتا ہے۔ شاعری میں محبوب کے لیے استعمال ہوا ہے
بونیر سی پیر	پیر باباجن کا مزار بونیر میں ہے۔ آپ کا اصل نام "سید علی ترمذی" تھا۔ معروف نام پیر بابا ہے۔
بڑی سی باوا	بڑھی باباجن کا مزار مانگیال وادی میں گاؤں بڑھی میں ہے۔
پناشی	ایک پہاڑی چراغاہ کا نام جو گورنال وادی میں واقع ہے۔
خان	توروالی شاعری میں محبوب کے لیے استعمال ہوا ہے
ماشو	لغوی معانی خالہ۔ شاعری میں عموماً ازدائل کے لیے بھی استعمال ہوا ہے
وزیرزادہ	محبوب کے لیے استعمال ہوا ہے۔
پیر بابا	پیر بابا
گل نمیر	نمیر کا پھول۔ محبوب کے لیے استعمال ہوتا ہے
جُواری	جُواری پہاڑ جو سید و شریف سوات سے پیدا ہوا جاتے وقت راستے میں پڑتا ہے
شمیم آرا	فرضی نام معشوقة کے لیے استعمال ہوا ہے
شونگری	ایک گرمائی چراغاہ کا نام جو چیل وادی کے ڈبر گے کی پہاڑی پر واقع ہے۔
ٹیب سی بان	ایک گرمائی چراغاہ جو رامیٹ گاؤں کی پہاڑی پر واقع ہے۔
شاہ نور	گرمائی چراغاہ جو رامیٹ گاؤں کے اوپر پہاڑی پر واقع ہے
دیسان	کalam اور اتروڑ کے پیچے مغرب کی جانب مشہور چراغاہ
جبہ	گرمائی چراغاہ جو بحرین کے مغرب میں اوپر پہاڑ پر واقع ہے۔ اس نام کی ایک چراغاہ مانگیال وادی میں بھی واقع ہے۔
بورا	بھنورا۔ محبوب کے لیے استعمال ہوا ہے

سلطان زیبہ	فرضی نام معشوق کے لیے
حسین زیبہ	فرضی نام معشوق کے لیے
پالی	پھاڑوں میں وہ راستہ جس پر درختوں کے تنوں کو لڑکھایا جاتا ہے۔
لین کھان	لین کا معنی گنجائی ہے۔ لین کھان مطلب نگاہ پھاڑ
میر گیا	ایک قسم کا جنگلی گھاس جس کو کھانے سے پاگل بن جاتے ہیں۔
ڈھڑا	کٹھپھوڑا/ہدہد کے لیے توروالی میں ڈھاڑ لفظ ہے۔ ڈھڑا اس سے مشتق ہے۔ مطلب وہ شخص جو کسی کی شخصیت کو پنی انا، پسند اور ناپسند کی وجہ سے کھو کھلا کر جاتا ہے اور جس کے ساتھ رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔
چان/چان	درخت کی چھوٹی مگر سیدھی شاخ کو کھا جاتا ہے۔ اس سے مراد محوبہ ہے جو سیدھی شاخ کی طرح خوبصورت ہوتی ہے۔
سلا	سلا سرما کے دوران ساٹھ دنوں کے موسم کو کھا جاتا ہے۔ ہیمان/سرما میں دو سلا ہوتے ہیں۔ ایک کو سین سلا کہتے ہیں اور دوسرا کو تور سلا۔
بیڑیل	مؤنث لفظ ہے۔ لغوی معنی گول ہے۔ گول مٹول محوبہ مراد ہے۔
گون	توروالی میں اون کے لمبے کوٹ کو گون کھا جاتا ہے
پوڑئی	اوی رضائی
پیلیس	اوی کمبیل یا اوپر اور ہنسنے والی رضائی
ہیڑ	جب درختوں کے بہت سارے تینے ایک ساتھ لڑکھائے جائے اسکو ہیڑ کھا جاتا ہے۔
غندئی	نامراد شخص، بے کار
مانیگر	گھمنڈی

لینے پھرؤ	لغوی معنی ٹھنی توڑنا۔ مطلب وعدہ توڑنا، معاهدہ ختم کرنا
پیری	نسل، عمر
بیلیگا	تحفہ، نشانی
شام سی بوو	شام کی شہزادی جو مقامی کہانیوں میں مشہور ہے
بُوٹی	ایک جنگلی پودا جو چراگا ہوں میں پایا جاتا ہے
دھیمین	قاطعت، ثروت، دولت
بُگما	بُگ / بُگ کا مطلب سینہ ہے۔ بُگما سینے کی بیماری
سموگول	ایک سرمائی پودا جو سرما کے موسم میں تین بار کھلتا ہے
اُولال	مدین قصبه سے مشرق کی طرف وادی بیشگرام / چیل کو اُولال کہا جاتا ہے

تو یا اینان آسمانا دھیرین گے واد لیئلا  
سات قسم ڙانگ آئی لوش نُوخودو مُوا  
لیلی! تم آسمان سے زمین پر اتر آئی ہو۔

تمھارے چہرے میں دھنک کے سات رنگ ہیں۔

ما چھی جیب سی رومال تھلا ہونین انگولا  
لهگور زرسی کالئی تن گے اشیم سی جاما  
میرے محبوب! میں تمھاری جیب کارومال بن سکتی ہوں۔  
پہلے میرے لیے سونے کا زیور اور لیشم کا لباس تو لے آؤ۔

کہ دھوگودو آگو تھاما گیشتی انگولا  
تا بن نیندے الیڑ سیران اشی ریزلا  
میرے محبوب، لاوَنیلوں کی رسی میں پکڑا لو۔  
کہیں یہ نہ کہو کہ بالی عمر کی معشوق میں وفا نہیں تھی۔

مهیئے پل صراط سی سے زید بھئی انگولا  
کہ ایمان سلامت ہُو، مھا آمن سیت لھنگا  
میرے محبوب! پل صراط پر میرانتظار کر  
اگر تم پاس ہوئے، مجھے بھی اپنے ساتھ پا کر۔

دُومخانے وا مھا ہات دیدے ہُوگال انگولا  
مُوشادھوک موزیگئی درک تھلئی جندرا

چھت میں دریپہ بنائے کر مجھے یہاں سے بھگا لے جا، میرے محبوب!  
دروازے پر تور قیب نے قفل ڈال دیا ہے۔

شُوگیل تھام تھو تاً پشیمان ہونین انگولا  
مینتے دے بنئی حی سوو کو مهاما  
خشک درخت ہوں، میرے محبوب! تم پچھتاوے گے  
میری عرضی قبول کر، صبر سے کام لے، مجھے بھول جا۔

ڈیڑ بیلی زید نہ بھئی گھونائے لھنگ انگولا  
چھی دیریدے مھی پان چھی آلڑئی تھاما  
میرے محبوب! سربام نہ آیا کر، جاندر چلا جا۔  
میں تیرے در کے آگے سے گزرتی ہوں تو بجا جاتی ہوں۔

تو مھا لُوڑ جدگا سی جمدادار انگولا  
ڈیڑ بیلی زید نہ بھئی کینگ کونین نظرا  
میرے محبوب! تم خوش رونجو انوں کے سردار ہو۔  
سر بام نہ آیا کرو، کسی کی نظر لگ جائے گی۔

لُوڑ جدگ تھو، تو آشونے دے نڑ انگولا  
بُوكھو مھئی، چأپيرا ترھنا سی جھاقا  
تیرا کیا چھوٹے بچ جو ہو، تم اخروٹ کے ساتھ کھیلو گے میرے محبوب!

مشکل تو مجھے میری ہے، میں کانٹے دار جھاڑیوں کے جھنڈ میں گھری ہوں۔

لُوڑ جدگ تُھو، کینگ چھی جھپلیگا دچھی ارواح  
مُوش گشودود جولی، مهیرے بیدو پیٹھا  
چھوٹے پچے ہو، کسی نے ڈرایا ہو گا۔  
پہلے منتشر کرتے تھے، اب پیٹھ پھیر کر دور بھاگتے ہو۔

مھی مژوانگ کی چھی تورانی نہ تھو انگولا  
ہے نے ماش سی، یا بوب کے شرنگاڈ ڈ بلا  
میری بانہیں تیری ملکیت تو نہیں ہیں، میرے محظی!  
یہ تو اس آدمی کی ہو گئیں جو میرے باپ کے سامنے ڈھیر ساری دولت رکھدے۔

تا امنگ بیوا کی، بُمارِگ انگولا  
مھی میثال تھو مئیل سی، مھا دُعا می پدا  
تمہیں تمہاری شادی مبارک ہو میرے محظی!  
میں اب مردے کی مانند ہوں، مجھے بس دعائیں یاد کر۔

تا تامبا سی دھیرین مھیئے سوأد انگولا  
آیو کھیدکے قدم تھیلی، ہر پوت می آنگا  
تم نے یہ زمین میرے لیے گویا تابے کی بنادی میرے محظی!  
میں اب کدھر قدم رکھوں، ہر سوآگ پھیلی ہوئی ہے!

مھیئے میشی سی چھل کی آخوند خیل انگولا

کھیڈی بھیڑو، ہات کرمئی، ورئی شا  
میرے آخوند خیل محبوب نے مجھے کمھی کی طرح سر گردان کر دیا۔  
جہاں بھی بیٹھتی ہوں، ہاتھ ملتی ہوں، بال نوجتی ہوں۔

ملکھن سی الیئی ڈے لہنگاد انگولا  
ایں سے ڈیلپور آشُو مہی شانے کھوا  
میرے محبوب کو مالاکھنڈ کے موڑوں سے پار کر دیا۔  
اس گاڑی کا ڈرائیور بھی اس جدائی پر میری طرح دکھی ہو گا!

کا شیو پشیکال مہو زید لہنگو انگولا  
موزیگئی ہُو وادی، بیو دود شا سی بھانا  
ساوان اس سال کس قدر حسین ہم پر گزر امیرے محبوب!  
رقیب کو سلا کر ساگ لانے کے بھانے ہم ملنے نکل جاتے تھے۔

غربی دے پسی اصل نہ ہوئی کچا  
مہی برابر ٹو دریاب سی لال انگولا  
غريب ہونے سے بھی کیا کسی کی نسل کمتر ہو جاتی ہے!  
میرے لیے تو تم سمندر کے موٹی ہو میرے یار!

تا او چھی جمعدار بھئیل ہونین انگولا  
ما پالی سی مُوشته یے نین لہگور شا وڑا  
جب تم اور تیرا انگران یوں ہی بیٹھے ہوں گے محبوب،  
میں اس وقت پالی کے سامنے سے اپنے لال بال نوجتی آؤں گی۔

أشيميل ہات والو، کھوا زيد گا انگولا  
آکھيدیک کیورجن، نه ہوئی غاڑھ بستا  
میرے محبوب نے اپنے رشمی ہاتھوں سے میرے پاؤں پکڑ لیے  
میں بھی کتنی گھمنڈی ہوں، جو اس کے گلے نہیں لگی!

آئی تھیسیت سَوَق بُنُوئِی یئی انگولا  
تاُنگ پیلا سی شیوآل کو، ڈیدی ڈیک خلیپا  
میں بھی تیرے ساتھ پڑھنے آتی ہوں میرے محبوب،  
میرے لیے تنگ پائچے والی شلوار اور اس پر لمبا کرتا بنادیں۔

یئیو گھپید دے، آغور کوئی کور کوروڑ شا  
زادا عِید چھی، مہی کان یڈے بھئی نین انگولا  
ماں! غلی دیدیں، میں اپنے گھنگر یالے بالوں پر لگانا چاہتی ہوں۔  
کل عِید ہے، محبوب مجھے ملنے آکر میرے پاس بیٹھے گا!

تاؤ آمنگ میس کھائے چھی اُنی انگولا  
آنگا جائیو ماش ڙین سی نه گئو و دُونِ نکاح  
تم نے اپنے لیے یہ کسی بیوی لائی میرے محبوب!  
صرف گرہستی کے لیے تو کسی بیوہ سے بھی نکاح ہو سکتا تھا!

وطن دارے نی گھین مہی شاعری ما فائدا  
دریاب کے تھیلی، ماڑا ئے ہبو مخشوولا  
اہل وطن نے تو میری شاعری کو دور خور اعتمانہ سمجھا۔

اب اسے دریا برد کرتا ہوں، وہاں مچھلیاں اس پر بحث کرے!

ماً تُنُو آش جولی می سِمَڑی انگولا  
دھیرین گے نہ چھوئی، آما دھشنین نیل گیا  
میں نے اپنے آنسو اپنے دامن میں سمیٹ لیے میرے محبوب۔  
زمیں پہ گرنے نہیں دیے کہ کہیں یہ بزرگہ جلے۔

چھی بیشیل سی آواز گندی سی داک انگولا  
آبھوئی موزی سی شیر سی گھونیم گوٹھا  
تیری بانسری کی آواز کنڈی بندوق کے دھماکے کی آواز جیسی تیز ہے میرے محبوب۔  
میں اسے رقیب کے گھر کے اندر ونی کونے میں بیٹھ کر سنتی ہوں۔

ایشوكال چھی بان وانہ بیئی باوا  
تو لا خالین کھن زید آموشے انگولا  
میرے باپ! اب کے برس میں تمہاری چڑاگاہ پر رہنے نہیں جاتی ہوں،  
تم یہی چاہتے ہو کہ اس چیل پہاڑ پر دور رہ کر میں اپنے محبوب کو بھول جاؤں!

تاً تُنُو شیرینگل نہ چھو بھانین انگولا  
چیر بُوكھے چھی، مھا لیونی سیران سی وعدا  
تم میرے لیے اپنے محل کو نہیں چھوڑ سکو گے میرے محبوب۔  
مجھ دیوانے لڑکی سے وعدہ نبھانا بہت مشکل ہے!

تاً مھیئے شیرینگل ملتان سواد انگولا

آتھے پیش گوموئی، دت مهی موسی جوسا

تم نے اس محل کو میرے لیے ملتان بناؤالامیرے محبوب،  
تجھے پانے کی حسرت میں جلتی ہوں، میراچھرہ جھلسا ہوا ہے۔

پائموئیو دادا کی تنو نیت آخکارا

اوئے گاؤ ما بھی پشنین بڑول انگولا

ویسے ہی اور بڑے بھائی نے اپنی بدنتی دیکھا دی ورنہ،  
میں تو پانی لانے بھبھی جاؤں تو محبوب کو دیکھ پاؤں گی۔

دادا ٹو ارزئیل نہ ٹھو، چھینڈو مهی شا

کھیدیک جان چھی، تھیدیک آزنگائی انگولا

بڑے بھائی، تم عزراں کل تو نہیں جو میری جان لو گے!  
جب تک ذندہ ہوں، میں تو محبوب کے گن ہی گاتی رہوں گی!

مهیئے خُدئی ماسوم گھیونی کونین انگولا

آپوران عاشغا سیت نہ پالئی وعدا

میرے لیے خدا میرے نو عمر محبوب کو جوان کر دے گا۔  
میں بوڑھے عاشقوں سے کوئی وعدہ نہ جانا نہیں چاہتی ہوں۔

ما دُواش کال یا لُوڑ جدک بیداد انگولا

مهیرے ہُودو گھیونی، بدل گھیئندو مھاما

میں نے بارہ سال اپنے محبوب کو نچے کی طرح سہلا یا۔

اب یہ بڑا ہو گیا ہے، مجھ سے بد لے لینے لگا ہے!

لیونئی ہُو، کھید کھنے کھادے واد میر گیا  
 دُوئی سی چھی چھی، مھاکی تھیئے دینین انگولا  
 پاگل ہوا ہے، لگتا ہے کہیں پہاڑوں پر میر گیا کھا کر اُترا ہے۔  
 اب میں کسی اور کی بیوی ہوں، مجھے کون تمہیں بیاہ دے گامیرے محبوب!

کھاؤ مُو دھوأدے شَيَاد أشیئے سُرما  
 آما چھی دشمنے خوشال ہونین انگولا

میں نے یہ سوچ کر ہاتھ منہ دھوئے اور آنکھوں میں سرمالا گایا۔  
 کہ کہیں تھارے دشمن مجھے پریشان دیکھ کر خوش نہ ہو میرے محبوب!

مھی تو مھیت آواسین سی شانے کوئی موڑا  
 دُھوئ ڈھارے وا ونین، تأ نہ لھسنین انگولا  
 میری محبت دریائے سندھ کی طرح ٹھاٹھیں مارتی ہے۔  
 یہ دونوں اطراف سے اترے گی، تم اس سے نہیں بچو گے میرے محبوب۔

مھی آرواح تھیپیش کنڈوئے ہُو گاد انگولا  
 پدیئے چھو، میل شڑ دھرو موزی سی دیرا  
 میری روح تیرے ساتھ زین کوہ تک چڑھ گئی میرے محبوب  
 اسے والپس لوٹادیں، یہاں رقیب کا گھر سونا ہو جاتا ہے۔

ما مھداد دی جھیلا می بھیراؤ انگولا  
 کینگید جئے کھانین، موزی سی ہی پدندا

میں تو پورا دن جھاڑیوں میں محبوب کو ڈھونڈتی رہی۔

کہیں سانپ مجھے کاٹیں گے تو رقب سے مستقل دشمنی ہو جائے گی۔

آما برم تُو گھین لائق سی ماش انگولا

نه کھاش بھادو شیگان تأ مهی لاون کی خزا

میں تو سمجھی تھی تم بڑے کردار کے آدمی ہو میرے محبوب!

تم توبتے ناک سے مخاط بھی صاف نہیں کر سکتے، تم نے میرا دامن کو گند اکر دیا!

بن سی مہامو پیرا ٹھو یا ہپیمان پیش بشا

مائی تھاما تنو بدل گھین نین انگولا

بندے کی قسمت ایسی بدلتی ہے جیسے خدا کے بعد بھاراتی ہے۔

میری بھی باری ائے گی، تم سے سارے انتقام لوں گی میرے محبوب!

آسے اوس نہو، نُوخودو تے کیشن پہیما

چھی میثال تیشیل سی، پدھے پُوانگولا

میں وہ چشمہ ہوں جو کالے گلیشیر سے نکلتا ہے۔

تمہاری مثال پیاسے کی، آئیں اور اپنی پیاس بجھائیں میرے محبوب۔

تُوا صلا کابل سی دورانی انگولا

چھی پیزار سی رہیئی ڈیڑ، چینیئی ہُو ڈھڑا

واقعی تم نسل سے کابل کے دوڑانی خاندان سے ہو میرے محبوب۔

تمہارے نقش کف پا دیکھ کر رقب کارنگ پیلا پڑ گیا۔

موزی ڈھینگ تھو، آئی بُھونِیم سوات سی جُوا

ای مہی ڈھار ڈوڑوگی، تُو شید نہ تھو انگولا

رقبہ ملٹی کیڑا ہے اور میں زیریں سوات کے ملٹی کی فصل ہوں۔

اس نے میرے جسم کو کھا کر کھوکھلا کر دیا ہے، تمہیں خبر نہیں ہے میرے محظا!

موزیگئیا مسل مھیئے نہ آن جومادا

ڇاد کے ہبو قیامت، نی چھی لالئی ما توبہ

رقبہ! یوں مسجد سے میرے لیے ناصح بن کر مت آؤ۔

بھلے قیامت کل ہی کیوں نہ ہو، میں محبوب کی محبت سے توبہ نہیں کروں گی!

موزیگئیا کیرا نیگھا الدے مھاً نی بھیا

ما جولی می نی گھپنُتو، بیدے ما انگولا

رقبہ! یوں خخبر نکال کر مجھے مت ڈراو۔

میں کوئی جھولی میں چھپا یا ہے؟ جو مار سکتے ہو تو مار محبوب کو!

موزی بن سی لیوو سی شانے کھا دو گیا

چرزو دے ٹھیمی، ہادا سی پاڑ نیختے گا

رقبہ جنگل کے درندے کی طرح گھاس کھاتا ہے۔

میں کاشتے تھک گئی، میرے ہاتھوں کی تو چڑی اتر گئی۔

موزیگئیا چھی دن یامینے ٹُگ سی آرا

ہسیدیک گن نی چینگا، الو بھیئدی تھاما

رقب! تیرے یہ دانت جیسے بڑی آری کے دندانے ہیں۔  
اپنا منہ اتنا مستھول، یہ بچھے تم سے ڈر جاتے ہیں۔

ہات می پیتئی دیدے موزی دیرکین زید بھیا  
ہے مہی موش نہ بن بھادو ظاہیرن کلیما  
تو جور قیب کے ہاتھ میں بندوق بھی تھا کردہ لہیز پر بٹھا دے۔  
تو بھی وہ میرے سامنے کلمہ بھی اوپھی آواز میں نہیں پڑھ سکے گا!

موزیگی مھیئے بور پیوئی کوئی چمنا  
آتھیئے پشائی، لالئیا کو تماشا

رقب نے میرے لیے کوئی چن سے بوٹ بھیجے ہیں۔  
میں تمہیں دکھاتی ہوں، میرے محبوب آکر دیکھ لیں۔

موزیگی نہ جنڈو حورا سی قیمت دا  
چان گے گھیدے نے بنڈو، جو گوئے گھین آنگا  
رقب کو حوروں کے حسن کی کچھ قدر نہیں ہے!  
جب میری معوثوئہ کو گدھی کہتا ہے تو میرے جگر میں آگ لگ جاتی ہے۔

موزیگی مھیئے گھا تھلڈو ناما گیا  
آئے لار چرڑی، پی نی کپئی جوٹھا

رقب مجھے ایسے ویسے آفسانے سناتا ہے۔  
میں تو اسی کردار کو چنتی ہوں جو خالص ہو۔

موزیگی کیا مھی شا نہ ور، آہوئی کھوا

بے مہی قور سی سات، لینے پھیرا د انگولا

رقیب میرے بال مت نوچو، مجھے اس پر دکھ ہوتا ہے۔

یہی بال ہی اب قبر میں میرے ساتھی ہونگے، محبوب نے تو وعدہ توڑ دیا۔

چاؤ ٹقالے آزاد تھی، بنگرئی نہ پھرا

بے موزی سی لیکھیل، مہا نیگھا الدو شیرا

ہنسی مذاق کی توا جا زت ہے مگر چوڑیاں مت توڑیں۔

یہ چوڑیاں رقیب کی گئی ہیں، گرٹوٹ گئیں تو وہ مجھے گھر سے نکال دے گا!

موزیگی گے ایشانا پشیکال او سلا

بے مدام چرڑو پھونڈیل باغ ما میوا

رقیب کو تو ساون اور جائز سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

وہ تو ہمیشہ کھلے باغ سے پھول توڑتا ہے۔

موزیگئیا کھونیم ڈھارا نہ تھل جندراء

گھا لوندو، لالئی نہ نہو دیدن گے اوزگا

رقیب! دروازے کو اندر سے کیوں مغل کرتے ہو!

میرا محبوب گھاس کاٹنے میں مصروف ہے، دیدار کرنے کے لیے فارغ نہیں۔

موزیگئیا چینے چینے اشی نی گیا

ٹو پونو سی پیر، بیڑیل بھی تھاما

رقیب! یہ پیلی پیلی آکھیں یوں مت پھراؤ۔

تم شکل سے راکھ کا جن لگتے ہو، میری محبوبہ تجھ سے ڈرجائے گی۔

پام کڑادو، شلا سی چولوک سیت کی آختا  
موزیگی تھا پُران بدل گھینڈو مہاما

اون کتوتا ہے، مجھے لکڑی کے چخے پر لگایا ہے۔  
یوں رقیب مجھ وہ سارے پرانے انتقام لیتا ہے۔

بھدیشکala چینے چیریزے بھئی چھیجولا  
مھئی انگ دے، آچھی موزی سیت لوندو گھا

دو پھر کی اس دھوپ میں میری پیلی چڑیا کہیں سائے میں بیٹھ جا۔  
درانی مجھ دیدیں، میں اپنی جگہ رقیب کے ساتھ گھاس کاٹتا ہوں۔

سی نے شیرتے نہ بشن، آپھودو گئی جُوا  
شیر کے گاؤ، تیل مھا کوڑدو ڈھوگ آفرا  
اے سورج! انی جلدی مت غروب ہو جا، میں ابھی کمی کے بھٹے چھیلتی ہوں۔  
اگر شام سے پہلے گھر جاتی ہوں تو وہاں سور رقیب مجھ پیشتا ہے۔

ہات نے دے گھیں، موزیا لھد پوشوا سی شا  
سترون تن پو لیلائی، نی چھی اوزگا  
خود ہاتھ میں کفگیر لیکر، رقیب یہ پھولوں کا ساگ پکالو۔  
میری محبوبہ سترون، اپنے بیٹے کو بھلاتی ہے، فارغ نہیں ہے۔

ڈھوگا کھام سیمیرتے کو جمائت درک جمع  
آتھیئے پشئی تن بو بھارام شھاردا

اے سور قیب! ساری قوم کو بلا کر مسجد کے دروازے کے سامنے اکھڑا کر۔  
میں ان میں تمہیں اپنا بہرام شہزادہ دیکھاتی ہوں۔

یئیو تأ مهیئے اشیمیل کفن کی تیا  
جینمن سی گوریستان تھو موزیگئی سی دیرا  
ماں، تم نے میرے لیے گویا لیشی کفن تیار کروالیا!  
رقیب کا گھر تو زندگی میں ہی قبرستان ہے!

موزیگئی مهیئے ہفتہ وار چوادو جاما  
ہیآ لخا چونو پوشو ما ہو توبہ گا  
رقیب میرے لیے جو ہر ہفتے کپڑوں کا نیا جوڑ اسلو آتا ہے۔  
اس آس میں کہ شاید میں اپنے زرد پھول جیسے محبوب کی محبت سے توبہ کروں!

آچھی گون تھو، مھا پھو گائیدے گھین زرغونا  
کینگید رُول دی نے کم دین، بُورا تُوشنا  
میں تیرا گون ہوں، تم مجھے بڑی شان سے اوڑھ لو، زرغون۔  
کہیں کسی آندھی کے دن تیرے کام ائے گا، تم پھر اس سے اپنا سرچھپا لینا۔

اے گون سی ساعت تھو، کھا دے گا انگولا  
آدھیریئی نین شا، ڈیدا مُویدُو ہاگا  
یہ اسی گون کا وقت ایا ہے، کدھر ہے میرا محبوب؟  
میں اب ننگی سر رہ گئی ہوں اور اوپر سے بارش ہو رہی ہے۔

آروحان گیلامند ہونین بیڑیلے تھاما

مہی تو مہیت، زید دُوئی ماش سی شراکت نہ سوا

میری روح شکوہ گزار رہے گی تم سے میری محبوہ۔  
خدارا، میری محبت میں کسی دوسرے آدمی کو شریک مت کیجئے۔

چھی تو مہیت زید پیشین ماؤ نہ چھونین انگولا

بن کا شیئ نہو، سے پُدو دھیرینے دے تیلا

تمہاری محبت میں کسی پرندے کو بھی نہیں آنے دوں گی میرے محبوب!  
انسان کیا شے ہے! وہ تو زمین پر چل کر آتا ہے۔

کوئی مہید چھی، تنو پو ہندوستان گے ہاڑا

لخا دُو دی ڙھینگی، نہ دئی اشیئے سُرما

کوئی تو یہاں قریب ہی ہے، کیوں نہ اپنے بیٹے کو ہندوستان بھیج کر کھو دیں!  
میرا کیا، دو دن ہی تو روں گی اور آنکھوں میں سُرما نہیں لگاؤں گی!

رُوانی سی دُو دی آشی، نہ پات چھی باوا

نأ عُموئی ماؤ جان ہونین، نائی ٹینگ بڑگما

جوانی کے دو دن تھے، تمہارے والدناہ ملے۔

ساری عمر زندہ رہوں گی نہ ہی یہ بالی عمر ہوگی!

عاشقہ سی محمود، تو س کو دُو تھا ماما

مئینتوب می پاک چھی غورا کو ٹینگ بڑگما

اے عاشقوں کے دوست محمود، میں تم سے پوچھتا ہوں۔

محبت میں پختہ عورت بہتر ہوتی ہے یادو شیزہ لڑکی؟

مئینتوب می پاک چھی غورا پا لئی وعدا

بڑکما خو دُو بأت کیدے بیئی پیٹھا

محبت میں پختہ عورت اچھی کہ وعدہ خوب نہ جاتی ہے۔

دو شیزہ تو دو باتیں کر کے پیٹھ پھر کر چل دیتی ہے۔

موزیگی گ جُورا سی خاناؤ ریٹ دے پُورا

آتھیسیت نوکری کوئی دش سو تنخا

میرے جُورا کے خان (محبوب) رقیب کو تنخواہ میں اچھی ریٹ دیدیں!

میں بھی تیرے ساتھ نوکری کروں اگر مجھے دس سو تنخواہ دے سکتے ہو؟

دش سو کا تھی، اے لکھ تھیئے دے نیندے تنخا

تھا موزی نوکری ئ نہ چھو نین کشمala

دش سو کیا ہے! میں تمہیں ایک لاکھ تنخواہ میں دے دیتا۔

پر رقیب تجھے نوکری کرنے نہیں دے گا، میری کشمala!

ذرون سیل گ ہُو گا دچھی بھان بڑی سی باوا

پیا محمد جنینا بتھرا پشمینا سی بیشترا

میری زرینہ محبوبہ بڈی بابا کی زیارت کرنے کے بہانے سیر کرنے اوپر آئی ہے۔

اے میرے یار محمد جنین، اس کے راستے میں پشمینے کے قالین بچھادو۔

تانگ وطن تھو شمشیا، میل نی تھی پشمینا

ما پورٹی او پیلیس کی شی سڑک کے جمع

نگ دست وطن ہے، بیہاں کوئی ریشی پشمینے نہیں ملتے۔

میں نے عام اونی رضاہیاں سڑک پہ بچھائی تھیں۔

مہی بنیل سی آرمان تھیئے یے نین انگولا  
وطن دوئی سی ہونین، جیب ئی دینین ناشینا  
تب میرا کہنا تمہیں بار بار یادائے گایرے محبوب،  
جب پر دیکھ ہو گا اور وہاں زبان بھی غیر ہو گی!

مہال وطن تھو آجیبا نہ جنو ہپورامزا  
تیل ملک کے جھشٹیر بندی، ماش کے موشنا  
ایسا دیس ہے جہاں میں انکی زبان کو سمجھا ہی نہیں، میری ہورامزا۔  
وہاں سردار کو جھشٹیر کہتے ہیں جبکہ عام آدمی کو موشا۔

چلندي پان چھيدے جھيليدے گا ماڑولا  
موشكے لار بے نظير چھينئي ماڙا سی شا  
شاهراہ عام کو چھوڑ کر معاذ اللہ جھاڑيوں میں سے گزر کر چلا گیا۔  
کیوں کہ اگے میری ڈالی محبوبہ بینظیر ہے، جو آدمیوں کے سر کا ٹتی ہے۔

سات سوال تھی، پورا کونین ممتاز شھاردا  
بے خوجیدا کھا بینظير ہے چھينئي شا  
سات شرائط ہیں ان کو میرا شہزادہ ممتاز پورا ہی کرے گا۔  
بغیر کسی وجہ کے بینظیر کیسے کسی کا سر کاٹ سکتی ہے!

مہی لالئی او تھل کھن سی اصلی ماما میرا  
آچیمی وانہ تھائی، امزدُو مھاما

میرا محبوب بلند اپہاروں کا نازک پھول اصل مایر اے۔  
میں اپنے بالوں کے لٹ میں نہیں رکھتی، مر جھا جاتا ہے مجھ سے!

مہی لالئی سی بُرُول بُرُول آڑا نے بُوا  
مُؤئیوا اُرُولڈی، دھیرین گے نہ چھووا  
وہ دیکھو میرے محبوب کے گول گول آنسو نکلائے!  
یہ چہرے پر لڑکتے ہیں، انہیں زمین پر گرنے نہ دیں۔

مہی لالئی جُواڑی وا واد چیپا نیگھالا  
جھرِ قادر بونیر سی پیرا چھی مُنا را  
میرا محبوب جُواڑی کی پہاڑی پر سے چلتا ہوا تر رہا ہے۔  
اے بونیر کے پیر، قہارے مزار کے منار کو ہلا دیتا ہے!

اول گھین سی، پأش جمعدار اچھی حوالا  
لالئی لُور ٹھو، ہے نہ جندُو ہیڑ سی چھلا  
پہلے خدا کے، پھر جمعدار (نگران) تیرے حوالے کرتی ہوں۔  
میرا محبوب کمن ہے، وہ درخت کے تنوں کو لڑکھنے میں ماہر نہیں ہے۔

نَأْخَابِي تَرْتَرَا ہِسِيدِي مُويِّدِي دِي ہَاگَا  
لالئی کما نُوخیدے یودے بے شُوگارا  
کاش بارش اچانک تر تر بر س جائے!  
محبوب کا کام زک جائے، وہ بغیر جمعہ کے میرے پاس آجائے!

لنگریا اے گیل حسابا ژیدتے پیتا

ما لائی سی میلاش ہیڈے یے نین ہبتنیا

خانسے، ایک روٹی اپنے روزانہ حساب سے زیادہ پکالو۔

میں عشاء کو محبوب کی مہمان بن کر آجائوں گی۔

مھی لائی کی نہ گدو چا کالا سی مُوا

بول مے چیگا یا شوغولا ہونین آخکارا

میرا محبوب کوئی تین سالوں کے لیے تو مجھے چھوڑ کر نہیں گیا ہے!

دیکھ، کل اسی وقت کرنوں کی طرح یہاں نمودار ہو جائے گا۔

پیا لُوڑا چھی جیب می مھی لائی سی موتھا

دیالا ما بُورا، مھیئے دیدن گے پشا

اے پچے، تیری جیب میں میرے محبوب کا آئینہ ہے۔

اسے دیگر لوگوں سے چھپا لو پر مجھے دیدار کرنے کے لیے دیکھادو۔

مھی لائی گے بے زمتلاغا دُؤئی نام نہ دا

بے نیگھادُو مِصر سی عاشقائے کچا

میرے محبوب کو مساوئے بے وفا کے اور کوئی نام نہ دیں!

یہ مصر کے سارے عاشقوں کے سامنے رسوا جو ہو ہے۔

مھی لائی سی ڈھاگے چونو پُوشو نیگھالا

بے تنُو غریبی می شیدا کو دو بیوا

میرے محبوب کے گھر کی بغلی دیواروں پر زردر نگ کی گل کاری کریں۔

وہ اپنی تنگ ستی کے باوجود آئندہ خزاں میں شادی کر رہا ہے۔

کھیشے کھیشے غئیدئی نے مهیئے زوگ نہ سوا  
 بوٹی کم سی دُھوگیل حی ئی لالئی پیش کھوا  
 کھش کھش کر کے یہاں میرے سامنے شورنہ کر رقیب۔  
 جسم میرا کام کی وجہ سے دکھ رہا ہے اور دل محبوب کے لیے پریشان ہے۔

آتنو مانیگر لالئی سیت ہی پخولا  
 ایک او دوئی سی بادے دے کئی ڙو شدُو مھاما  
 میں اپنے گھمنڈی محبوب کو اخ کار منگئی۔  
 کیوں کسی اور کی باتوں میں آکر مجھ سے روٹھ جاتا ہے!

خاناً مأ او تأ کپیشی گوریستان سی وعدا  
 مهی دَوُو نے ایڑی ہبو، مرض بُونئی چاپیرا  
 اے خان (محبوب)! ہم نے جو قبر تک ساتھ نہ جانے کا وعدہ کیا تھا۔  
 اب مجھے دفاتر کے لیے تیار ہیں، مجھے اب بیماریوں نے گھرا ہے۔

خاناً چھی بھیراؤ دے چیر دھیگی مهی آروح  
 بنیل زید پشمیمان تھو، پیدے لینے پھرا  
 میرے محبوب! تجھے ڈھونڈنے میں میری روح بہت تحک گئی۔  
 اگر اپنے وعدے پہ چھتاوا ہے، آکر ٹھنی توڑ کروعدے سے مکر جا۔

خاناً تأ مهیئے نیاشام سی گیل کی آنگا  
 کُوڑو ہِمئی، آڈیڑ بیلی نے ہی آخر کارا

محبوب! تم نے میرے لیے میرے شام کا کھانا زہر بنا دیا جو آگ بن کر گلے میں پھنس گیا۔  
جب کتے بھونکے میں باہر نکل ائی کہ شاید تم ائے ہو!

خان گے بنا عُمُو بَيَّنِي چیر بے حالا  
کہ نے پُدو، مهائی تُنو وطن گے نِیما  
کوئی میرے محبوب کو بتا دیں کہ تیرے بغیر یہ عمر بہت بری گزرتی ہے۔  
اگر تم خود نہیں اتے ہو تو مجھے بھی اپنے پاس اپنے دلیں بلا لو۔

تُنو خان گے کوئی جِیم سی پاؤں سی بتھا  
لخا دش کُثورئی ہُون ڈھار سی ٹین چغڑا  
اپنے محبوب کے لیے اپنی جِیم والی قمیض سے بستر بنایتی ہوں۔  
کیا ہو گا، چاندی کے دس کٹورے ہی کرو ٹیں بد لئے میں کچل جائیں گے!

خاناؤ آبے وَسی دے بِرِیئی تھا ماما  
او تھل کھن زید چھی سمبالئی نہ ہوئی پُورا  
میرے محبوب! میں غربت کی وجہ سے تم سے چھپ جاتی ہوں۔  
کہ اس بلند بیابانی چراگاہ پر اپ کی خاطر مدارت مجھ نہیں ہو پائے گی!

خیر منُودُو شا سی خاذر او تن سی جاما  
گھین اللہ نے مہی خان کو عدالت سی مرزا  
اپنے سر کی چادر اور تن کے لباس کا نذر انہ چڑھایا ہے۔  
اے خداۓ عظیم، میرے محبوب کو عدالت کا نشی بنا دے!

ماشو مها لیونی سیران ما نوکو گپلا

روانی می گاگپر ہودو بن سی پریندا

خالہ! مجھ دیوانی لڑکی سے کوئی گلہ نہ کریں۔

جوانی میں تو جنگل کا پرندہ بھی جزوی ہو جاتا ہے۔

آ ماشو ما توس کیدے پأش دیئی بارا

ہے مہی چھلے پیتی عاشق لهینگیئی مُٹھا

میں خالہ سے پوچھ کر اسکے بعد ہی محبت کا باراٹھاٹی ہوں۔

یہ میری طرح سچی عاشق پرانے زمانے میں رہی ہیں۔

ماشو تائی تنو پیڑی می کپیشی وعدا

مهیرے مھائی نہ کھم بورا سی منجلسا

خالہ! تم نے بھی تو اپنے زمانے میں محبت کی تھی۔

مجھے بھی اب محبوب بھنورے محفل جمانے سے نہ روکیں۔

ماشو خان بپریؤ دے نہ لھسدو مھا ما

ہے مہی یار تھو، ما خلختی می کپیئی وعدا

خالہ! محبوب بچھنے سے مجھ سے نہیں چھٹ سکتا۔

یہ میرا یاد ہے، میں نے اس سے شیر خواری میں وعدہ کیا تھا۔

ماشو خان سی رومال آمنگ غم نہ سوا

اے شائمی سی اشیم شیدو، تھو بیلیگا

خالہ! میرے محبوب کے رومال کو سینا اپنے اتنا بڑا مسئلہ نہ بنادیں۔

ایک روپیہ کاریشم ہی تو لگتا ہے، سی لیں، یہ میری محبت کی نشانی ہے۔

### ماشو تاؤ او موزی میل نوخوشاد انگولا

چھوئی بیے، کوڈ چمنے ہو گورخانا

خالہ تم اور رقیب نے محبوب کے بیہاں دلیں میں رہنا گوارانہ کیا۔

اب جانے دیں، اس کا آخری آرامگاہ کوئی نہ میں کہیں ہو!

### ماشو خان سی جیلی دے زنگلے گھین آنگا

موزی شین زید ہُوبیل، ایشتنے بُنو کلیما

خالہ، محبوب کی بڑی آہ سے گویا جگلوں میں آگ لگ گئی ہے۔

رقیب چار پائی پہ سویاتھا، ڈر کے مارے اٹھا اور کلمہ پڑھنے لگا۔

### ماشو ڈیڑ ہو بیلی سی زید بھئیل انگولا

کی ہنر کو، بے نہ بیڈو بے رُخت دا

خالہ، باہر نکل کر دیکھ لیں، میرا محبوب سر بام انتظار میں بیٹھا ہوا ہے۔

کوئی بہانہ کر لیں، ورنہ وہ مجھ سے رخصت لیے بغیر نہیں جائے گا!

### ماشو پُل صراط زید قید ہونین انگولا

آرزئیل دھیر گونا می بیریئدو مہاما

خالہ، پل صراط پر محبوب کی روح میرے انتظار میں ہو گی۔

اور بیہاں عزرا کل مجھ سے کھیت کے کونوں میں چھپتا پھرتا ہے!

### ماشو غاڑ ہے گشیل ہونین چھی اخیریدا

مھاً او شام سی بوو ئے کو ایشانا مینا

خالہ، آخرت میں تیری خلاصی نہیں ہوگی!  
مجھے اور اپنی بیٹی شام کی بیگم کو ایک طرح کا پیار کریں۔

ماشو مھی گومیو ئے بھی نیلی ہو گیا

ہرے لار سی چاپیرا یدانین انگولا

خالہ میری دل سوزی کے لیے پھر سبز ہر اہو گیا!  
اب ہر بوٹی سے محبوب کی ہی یادائے گی۔

ماشو آوتھل کھنا می نہ ہوئی کھوا

ما بُوٹی می معلوم کی اصلی مامیرا

خالہ میں اب اوچے پہزادوں پہ آزردہ نہیں ہوتی۔  
میں نے بوٹی کے سبزے میں میں اپنا صیل مامیرا (محبوب) پالیا ہے۔

ماشو نیند مراضی ہوئی دیدے پھرگا

بنا بھا ہو، چھی گئی ڈنجدی نیختے پیا

خالہ، زیادہ نیند بھی بیماری ہے، میری محبوبہ کو ہلا کر جگا دیں۔  
اس سے کہو، تمہاری گائیں تھنوں میں دودھ اترانے کی وجہ سے رمبھاتی ہیں، ان کو دوھ لے۔

ماشو چھی غریبی ئے مھی چیر یدُو مینا

شا زید شلا سی بار، جولی می مشکِ بالا

خالہ، تمہاری اس حسین مفلسی پہ مجھے بہت پیار آتا ہے۔  
سرپہ لکڑی کی گٹھڑی جبکہ جھولی میں مشک بالار کھا ہے!

آما برم ماشو ہونین مهی چھلے کھوا

تی ئی مُودھوأَدھ شَياد أَشَيئِ سُرما

مجھے لگا خالہ بھی میری طرح دکھی ہوگی!

اس نے تو منہ دھویا اور آنکھوں میں سُرما بھی لگایا!

ما شو آچرَئی پھیریمانا گیا

سے موزی نے نہ ہو دُو، بھی رُوشَدُو مھاما

خالہ، میں تو متواتر وافر مقدار میں سبزہ کا ٹھی ہوں۔

پھر بھی وہر قیب کو کافی نہیں ہوتا، وہ مجھ سے پھر روٹھ جاتا ہے۔

ماشو ڈیڑ ہو، چھی آرماری سی در ہُو پدا

آئیں جُورا سی خان تھو، بدلاً دو جاما

خالہ، جا کر دیکھ، تمہارے الماری کا دروازہ کھل گیا۔

شاید جُورا کا خانہ (محبوبہ) ہے جو کپڑے بدلنے آیا ہے۔

حی سی میثال پولوں سی تھام سی ہُو چاپیرا

ہات می ٹھونگ دئی، چھپئی کو رُشَئی مھی شا

دل تو نیل پو دے کی طرح ہے جو درخت کے گرد لپٹ گیا ہے۔

یہ لوہا تھی میں کھڑا، تیری مرضی جو میرے سر کو کاٹھی ہو یا اسے بخشتی ہو!

حیا خان سیت ریوان ہو، مال چینا نے آوا

بوئی نہ پھرگا، ہے موزیگئی سی گھانا

اے دل محبوب کیسا تھر دانہ ہو جا، مال مولیشی چینا چراگاہ پہنچا۔

جسم یہاں چھوڑ دو، یہ تو قیب کے اجارے میں ہے!

حی او نوس سی پیشاد، گواخ کو شمیم آرا  
ایک نیمادُو آدام، دُوئی چھی میٹ مغشولا  
دل اور پیٹ اپس میں لڑپڑے ہیں، تم ہی کوئی صلح کر اداں کے بیچ، شیم آرا۔  
ایک کو کھانے کی طلب ہے تو دوسرے کو تمہاری پیار بھری باتوں کی چاہت ہے۔

حی جرمن سی جہاز، کوڈو مقابلہ  
ماً پیلیس بیتھیریئی، لہینگدے ہُوب آفرا  
اپنا دل جرمنی کے ہوا تی جہاز کی طرح اڑتا جاتا ہے۔  
تیر اکیار قیب، تم اندر اکر سوجا، تیرے لیے تو میں نے پیلیس کا بستر بچھایا ہے!

حیاً زبردستی دے نیگھا الادے چیگا  
بیندیوان کی، تھلئی امبرسرئی جنдра  
اے دل تم کوشش کر کے زور زور سے بیچ جاتا۔  
تمہیں قیدی بنادیا، باہر سے امر تسری تالے لگادیے!

حی سی میثال انجن سی ڈوب جلدُو آنگا  
ناؤ خوئی دھیمی ناؤ یام جندُو تانا  
دل کی مثال گاڑی کے انجن کی ہے، اندر ہی اندر جلتا ہے۔  
باہر دھوال نکلتا ہے نہ کہیں کوئی تپش نکلتی ہے۔

حی می چھی تنزُرون، پیٹھ کے ہُوگا دچھی گلشا

دُو بیڑیا زید کھو تھوئی دی ماسوم ماما

دل میں تزرون بستی ہے، پیچھے گل شاہ چڑھی ہے۔  
میں نے دو کشتوں پر پاؤں رکھے ہیں، میرے ماسوم ماموں!

ما آروح ئے ہال سی کان سواد پنچرا

ٹو بوٹی سی مرض، پوڑانا حی زید نہ تھا

میں نے روح (خیال) کو بھی دل کے ساتھ ہی پھرے میں قید کر دیا۔  
یہ کہتے ہوئے کہ میرے وجود کی اصل بیماری تم ہی ہو، یہ الزام دل پر مت لگا۔

مئینتوب حی سی میخ، عرش می قطب سی تا

دُونیء کھنے ٹینگاد، ایمان سی ٹوپ کلیما

محبت دل کا سہارا ہے، یہ جیسے آسمان میں قطبی ستارہ ہے۔  
جیسے دنیا کو پھاڑوں نے خالا ہے، جیسے ایمان کی بنیاد کلمہ ہے۔

دھجیل حی زید گیئدی، پشیکال سی لڑا

موسم گے بدلتی دے، کُل جہان سی باچا

دکھوں کے جلے اس دل کو ساون کی گھٹاؤں کی یاداتی ہے۔

سارے جہانوں کے بادشاہ، موسم کواب تو بدلتے!

حی بنڈو بش بانگدے، نہ کو زمیدارا

ما م ڈھوک کے دھیمین گھیری، نہ ہُو مولازا

دل چاہتا ہے لیٹ جاؤں، مزید کاشکاری نہ کروں۔

اس سورر قیب کے لیے بہت دولت کمال پر اس نے کوئی احسان نہیں مانا!

حی رُومال می گھیندے گل شا بوو ئے آوا

بنا چھی آمنات، تھاما نه ہو دُو جُدا

میرے دل کو رومال میں باندھ کر گل شاہ بیگم تک پہنچا دو۔

کہہ دو، تیری آmant ہے، یہ تم سے الگ نہیں ہوتا۔

تُنُو حی پُورا گَتے تھیئے پشیئی بنم شا  
ڈھار په ڈھار مے گیا، کھیدیک لھنگئیڈی سختا

اپنادل چیر کرتیرے سامنے رکھوں میرے بنم شاہ۔

پھر ہر طرف سے کرید کر دیکھو، اس پر کتنی سختیاں بیتی ہیں۔

حی کھاؤ آواسین سی چھلے کو دُو موڑا

چلندي پن سی زید مھی گیکھیاں سی دیرا

یہ دل ویسے ہی دریائے سندھ کی طرح ٹھاٹھیں نہیں مارتا!

یہاں کہیں قریب شاہراہ عام پہ میری چترالی محبوہ کا ٹھکانہ ہے۔

گادُو حی سی مرض ئے، نہ آن بھا دُو شلا

شنگ جالُدو، سیران مھیئے ہنزا سُلیما

مجھے عشق کاروگ لگا ہے، اب جگل سے لکڑی نہیں لا سکتا۔

اب تو کھیتوں کے باڑ جلاتا ہوں سُلیمه، اسی لیے لڑکیاں مجھ پہنسچی ہیں۔

مھا او چھی دھجیل حیا، میٹ نسب ہی پیدا

تا گوگل می دھشنین، آدُونیئ زید تھو کھوا

اے دکھے دل، میرے اور تیرے نقچا ایک جیسا تعلق ہے۔

تم جسم کے گھامیں جلتے ہو، میں اس دنیا میں بہت دکھی رہتا ہوں۔

حی زید بُگما سی لوڑ ہُو بووجانے پیدا  
مأ مونین، تهیئے شپد یے نین دُھوئم شُوگارا  
اس دل پچھوڑا بھرا یا ہے میری محبوبہ بی بی جان۔  
میں مر جاؤ گا، تمہیں دوسرے جمعے کو خبر ملے گی!

دهجیل حی خُرُوگُدو یا چیئی سی پتیلا  
تآن مہی اُن دے نُخوئی، شپد نی چھی زاہیدا  
یہ جلاول ایسے اُبلتا ہے جیسے چائے کی اُبلتی پتیلی۔  
تپش منہ سے نکلتی ہے، میری محبوبہ زاہدہ کو اسکی خبر ہی نہیں۔

حی زنگل تھو، کیشنا اشیم ئی قار سی آنگا  
دھیشته ٹیز ہُو، دھیمی نُخوئی کھاما بُھویا  
میرا دل جنگل ہے اور میری سیاہ ریشمی محبوبہ آفت کی آگ کی طرح ہے۔  
دل جل کر بھسم ہوا، دیکھو دھواں اڑتا ہے، اے میری قوم گواہ رہنا۔

مھی پُھولیل مھیئے پدیئے دے وزیرزادا  
عاشق ہُوئیو سے بے نخا پالدی وعدا  
میرا پر اندر بجھے لوٹادیں میرے محبوب وزیرزادہ۔  
سچ عاشق وہ ہوتے ہیں جو بغیر نشانی کے وعدہ نبھاتے ہیں۔

تاً مھی نام بَلَاد، آشپد ہی وذیرزادا  
آج گُودُور زید سیران بنُو دُود بدرومینا

تم نے (شاعری) میں میر انام تبدیل کر دیا، مجھے خبر ہوئی میرے محبوب وزیرزادہ  
کہ آج پنگھٹ پر سکھیاں مجھے بدریناپا کرتی تھیں۔

مھیئے شام سی بووئے نہ بن وذیرزادا  
تو ٹھیگی دے نہادو مھی غریبی سی دیرا  
مجھے شام کی بیگم نہ کہو میرے محبوب وزیرزادہ  
تم اس عماری سے میرا غریب خانہ اجڑ جاتے ہو۔

نسوار والوانگ تھیلیدے گھین وذیرزادا  
باغ مأ کیدو، تو لہاد تو تما گوسی غما  
نسوار میں لو نگ ملا کر منہ میں ڈال میرے محبوب وزیرزادہ۔  
میں نے پورا باغ اگایا ہے، تم تمبا کو کی کوئی فکر نہ کرو۔

مھوئی جھیلیدے بیرید بشنین دے وذیرزادا  
نه تھلنیندے شام سی بوو سی حی وا سودا  
وزیرزادہ، ہمیں جھاڑیوں میں سے چھپ کر نکل جانا چاہے تھا۔  
یوں شام کی بیگم (محبوبہ) کے دل شک میں ڈالنا نہیں چاہے تھا۔

گھا لونوئے ایگال دوگال نو خو دی شیرا  
تو مدام لخکر سیت بیڈو وزیرزادا  
گھاس کاٹنے لوگ ایک ایک یادو دو کی ٹولیوں میں گھر سے نکتے ہیں۔  
تم ہمیشہ لشکر بنائ کراس سمیت نکتے ہو۔ میں تمہیں کیسے پہچان لوں، میرے محبوب وزیرزادہ!

مھی سیماڑ آولادے گئی بڑی سی باوا

آلا تھامو یے ئی شنگل سی بیر نے ڈھینجا

میری ہم عمروں کے گھر اولاد سے بھر گئے، بدیٰ بابا۔

پر میں اب بھی بے مراد (تیرے دربار کو) یوں شنگل کے راستے لڑ کھڑا تی آتی ہوں۔

مھی سُوال من بونیر سی پیرا، گپ نه سوا

ماً آزیدے ڙھیندے نهید کے والنین چھی روپھے

میری اتحمان لجھے بونیر کے پیر، اسکا مذاق نہ بنائیے۔

ورنہ میں اپکے روپھے کو اپنے آنسو میں بہا کر دیا بردا کر دوں گا۔

چآن چُمُوڑ نے ڙھنئی پیر باوا سی روپھے

سُوال کوئی، م ڈھوگ ما اذادی کو مھی شا

میری ڈالی محبوبہ اپنے بالوں کے لٹ سے پیر بابا کے روپھے کو جھاڑتی ہے۔

دعا گنتی ہے، اس سورر قیب کے اس زندان سے اس کو آزادی ملے!

چونو پُشُو، و آرادرے یے کوئے چمنا

ماً مهیرے آموشُو، تھیئے نہ ہوئی کھوا

میرے زرد پھول محبوب، اب اپنے وقت پہ کوئٹہ سے ایئے گا۔

اب میں تمہیں بھول چکی ہوں، تیری جُدائی میں دکھی نہیں ہوتی ہوں۔

تنو پیئی بڑی سی باوا ئے نئی آمینا

اُن وا سُم تھل، دُو جیب مھیئے نہ دو دُوبارا

آمینہ، اپنی والدہ کو بدیٰ بابا کے پاس لے جائیں۔

اس کے منه مٹی ڈال دیں تاکہ میرے ساتھ دو غلامی پھرنہ کر سکے!

بشن ڈولی گل نمیرا، باب دُونیئی سی پانا  
وال چھئیا می سرُونگ، مہی شا سی مال کو پورا

اب مزدوری کرنے جاؤ میرے خوب رو گل نمیر، میرا باب بڑا لالچی ہے۔  
چٹانوں میں چھید ( بلاسٹنگ ) کرنے کی مزدوری کرپر میرے سرکی قیمت پورا کر کے آؤ۔

چڑ نے دیئی سیرا نے، مہی کشکول نہ پھرا  
ملانگا نے امے در دیئل ہُو، پائیں بیش پدا  
اے لڑکی، بھیک نہیں دینی تو مت دینا پر میرا کاسہ گدائی تو نہ توڑ۔  
ہم فقیروں کے لیے ایک در بند تو سوکھے ہوتے ہیں!

چآن پیری می مرجان گھومئی، لڑکی تیا  
مہی نی چھی رُوانی، آمن موزی نے سوا  
میری ڈالی محبوبہ بڑھاپے میں مرجان پیر و تی ہے، اپنے بالوں کا لٹ سنوارتی ہے۔  
میری تواب جوانی نہ رہی، خود کو رقبہ کے لیے سنواریں!

عاشغا سی محمودا، نی چھینجَدُو جاما  
صنم تھامُور گوڑے ٹھیلئی قلندرًا  
اے دوست محمود، دیکھ عاشقوں کا لباس کبھی نہیں پہنتا۔  
صنم اب بھی قلندرًا (کپڑے کا نام) کی شلوار پہنتی ہے۔

آتنو مع یؤ زید پشیمان ہیڈیگا  
ریزالا تنو یئی سی کانا نی ہی جُدا  
مجھے یہاں اپنے آنے پر بچھتا وہاں

ہر جائی تو اپنی ماں کے پاس سے اٹھ کر مجھے ملنے بھی نہیں آئی!

ماً آمن گے پیری می پوڑا دتو آنگا

نہ دھمئی لھگور پوشوا چھی دیدنا

میں نے اپنی اس پیری میں اس محبت کی آگ تیز کر دی ہے۔

میرے سرخ پھول، تیری دید سے جی بھرتا ہی نہیں!

آمے پان گوٹھائی بھاراماً چھی سویوا

ہر مومن زید اشی گھردی، ہی گناہگا

میرے محبوب بہرام، میں یہ راستہ تیری خاطر لکھتی ہوں۔

ہر بندے پر نظر پڑتی ہے، میں گناہ گار ہو جاتی ہوں۔

چھی روضہ نے نینپا ہنوگاد بڑی سی باوا

کئی نہ ہوئی حاجت مھاً گناہگا سی پورا

بڈی ببا، مثت مانگنے اپکے روشنے تک ننگے پاؤں چڑھتی ہوں۔

پھر بھی مجھ گناہ گار کی مراد کیوں پوری نہیں کی جاتی!

گھین خُدئی سی بِأَچیئی و زیرئی رسول اللہ

عرفات سی ڈھیری زید مہن ہونین فیصلہ

حکمرانی اللہ کی ہو گی اور اللہ کے رسول و ذیر ہونگے۔

تب جا کر عرفات کے اُس ٹیلے پر ہمارا فیصلہ ہو گا۔

مھی آزل سی چیویل عرش ما وأد پھیرینگا

ٹین میدان نہ آشُو، کاڑ می پھیری مئیموا

میرے مقدر کی وہ تختی عرش سے پھرتی گھومتی زمین پائی۔  
ینچے کوئی میدان نہیں تھا، چٹانوں پر پڑی اور تیچ میں سے ٹوٹ گئی۔

با عرش می اے تھام ٹھو تیسی نام سُلیما  
مهیدیک پاش تھی، خُدئی سی مخلوق کے پُورا

اوپر عرش پر ایک درخت ہے جس کا نام سُلیما (سدرا) ہے۔  
اتے سارے پتے ہیں کہ خدا کے تمام بندوں کے لیے کافی ہیں۔

ناقِبِلا جوئی ڙادا اوشنین سی تأدا

تی خُدا آموشنین، کنا گشنین پتیلا

نااہل عورت صبح سورج چڑھنے کے بعد دیر سے اٹھتی ہے۔  
وہ نماز پڑھنا بھول جائے گی اور چائے بنانے میں لگ جائے گی۔

ناقِبِلا جوئی سی شا ترن سی جهاقا

ساون گور می تھؤ، تیس مُوشون گھیندے گا

نااہل عورت کا سر جیسے کانٹے دار جھاڑیوں کا جھنڈ ہوتا ہے۔  
صابن پھرول کی دیوار میں کسی دراڑ میں رکھ کر بھول گئی، جسے چوہے لے گئے۔

ناقِبِلا جوئی سی گیل شوکور می بُوا

چاپیرا شُورُوٽیل، مئمو دھجیل ہمیشا

نااہل عورت کی روٹیاں اسکے جھابے میں دیکھ لیں۔  
کناروں سے سوکھی ہوتی ہیں تو تیچ میں سے جل ہوتی ہیں۔

ناقاپِلا جوئی سی بھورو می نہ تھو شا  
لؤسی ہات می تالئی دیئی، ٹکون بھیراڑا

نااہل عورت کی ہانڈی میں ساگ کا سالن بھی نہیں ہوتا۔  
وہ بچے کے ہاتھ میں تالی تھما کر پڑو سیوں سے سالن لانے بھیجتی ہے!

ناقاپِلا جوئی گ کھاڑ سی او قیمت بھا  
بھے ناراست نہ مہن بھائی تنو تن سی جاما

نااہل عورت کے لیے نالے کا پانی بھی نایاب ہوتا ہے!

یہ کاہل اپنے تن کا لباس بھی نہیں دھو سکتی۔

اوٹھل کھن زید جھپاڑ گھرُو، اڑی کی بورا  
بس آروح نے زید چتھری ہو، چھی حوالا  
اوپنچ پہاڑ پر تیز بارش شروع ہوئی، میرے محبوب کو گیلا کر گئی۔  
اے روح تم جا کر اس کے اوپر چھتری بن، وہاب تیرے حوالے۔

آکا مُواو مھا جُواری سی کھن زید دوا  
قرضدار نے ینین، ما پشانین پیر باوا  
میں جب مر جاؤں تو مجھے جواری کے پہاڑ پر دفنادیں۔  
جب قرض خواہ آکر پنا قرض مانگیں گے، میں انہیں پیر بابا کے پاس بھجن دوں گا۔

پناشی سی شہیدا، بیڑیل چھی حوالا  
زید چھیجول کو، یا لُوڑ جدگ جولی می بُورا  
اے پناشی کے شہید! اپنے گول مٹول محوبہ کو تیرے حوالے کرتا ہوں۔  
اس پر اس طرح سایہ بن جائیسے بچے کے لیے ماں کو گود سایہ ہوتی ہے۔

پناشی سی شہیداً، چان پدیئے نہوڑا  
 ای تُو وطن گے بشنین، مهی حال ہونین کا  
 پناشی کے شہید! میری ڈالی جیسی محبوبہ کو واپس مردیں۔  
 یہ جب اپنے دیس چلی جائے گی تو میرا حال بُرا ہو گا!

عاشق نہ ہونین خان ظاہرشا سی ڙانگا  
 دش ڈبلے تحصیل می پورو چھپ کی کرا  
 خان ظاہر شاہ کی طرح عاشق کہیں نہیں ملیں گے!  
 تحصیل میں دس روپے جرمانہ دیکر مجھے چھڑ والیا۔

گل مکی سی لُتور بِلی نا گھوڑ گھلیچا  
 مژ گوزادُو، پیری می مہیزید اوجی سختا  
 میری (بہو) گل کمی مجھے لتو (ایک قسم کاساگ) اس طرح دیتی ہے جیسے بلی کو چھاچھ۔  
 بہت مشکل میں ہوں، مجھ پہ بڑھاپے میں مشکل وقت ایا ہے!

مھی بھویڈی، عُمُو تُو حساب نہ گُوا  
 آلیکھو دُود، بے وارا اوجیلی ہُمو مھی شا  
 میری سنوت اپنی عمر کی فکر میں نہ رہنا۔  
 میں ایسا کرتا تھا، یہ دیکھو میرے بال وقت سے پہلے سفید ہو گیا۔

بائل دأخل ہُنو، آج إمتحان گے بهیڑ عبدُ الله  
 ما دُواش کال تعلیم کی، تھامو ہات می قیدا

کل (مکتبِ عشق) میں داخل ہوا، اور آج عبد اللہ امتحان دینے لگا!  
میں نے بارہ سال اسکی تعلیم کی، پھر بھی طفاب جد خواں کی مانند ہوں۔

لارے مہی آروحان گ حور یے نین جیت دا  
ہات می شربت سی جام ہونین، گینین چائپرا  
ڈالی محبوبہ! میری روح کے لیے جنت سے حوریں ایکیں گی۔  
ہاتھوں میں شراب کے جام لیے میرے ارد گرد پھریں گی!

کھام زید زور نہو، وَرَدِی بالاکوٹ سی قلعہ  
نیاشاما شیئے سیرانے کو تماشا  
وہ دیکھو قوم جذبے میں ہے، بالاکوٹ کے قلعے کو ڈھاتی ہے۔  
شام کا وقت ہے اے حسین لڑکی، تم بھی باہر آ کر تماشہ دیکھ۔

پیا لوڑا مے یاب بیشته مولاگا پھرا  
شیدل او سی بھانیدے کھار کے بو لال مینا  
اے چھوٹے، اس الی گزر گاہ کو اس کے سرے سے توڑو۔  
تاکہ ٹھنڈے پانی لانے لال مینہ اس نتھی تک آجائے۔

اے دی ہونین، سفر کونین فانی دُونیا  
کی پکار نے یے نین، بے تنونیک عملاء  
ایک دن ائے گا، ہم نے اس فانی دنیا سے سفر کرنا ہو گا۔  
پھر اپنے نیک اعمال کے علاوہ کچھ کام نہیں ائے گا۔

ملانگ گ ڈیڑ بیلی زید بتھرئی پشمینا

آج غُوٹی چھی، لولو پُشُو ہونین گل خیوا

مجھ نقیر کے لیے جو چھت پر ریشمی بستر بچھا دیا۔  
دعاء ہے تو جلد کل سے پھول بن جائے، گل خیوا!

ایشُو کال نیم بانڈاچی ہی شمیم آرا

مُوش مُوش چھی مارگلی، پأشا ٹیکئی روانا

امسال شمیم آر اعجیب خانہ بدوش بن گئی ہے!

وہ دیکھواس کے اگے مارگلی (گائے کا نام) جارہی ہے تو پیچھے ٹیکئی (بیل کا نام) جارہا ہے۔

ایشُو کال کا تول می برابر ہی لئیلا

ایسکے ٹیب او شانور، مهیئے سیریکاٹ او جبا

امسال آخر میری بیلی نے میری برابری کی!

وہ ٹیب او شانور (چراغاں ہیں) چلی گئے اور میں سیریکاٹ اور جبه (چراغاں ہیں) چلا۔

کام بندو، میزدی دے ما تھلنین بنگلا

تھے زید مہامو جلنین یا مہیزید شاد تُو آنگا

تو مجھے طعنہ دیتا ہے کہ گویا میں یہ سخت مزدوری کر کے بیگنے بنالوں گا!

خدا تم پہ بھی ایسا وقت لائے جیسے میں اس غربت کی آگ میں میں جلس رہا ہوں!

زنگلیوایی چھوئی چپگا نیکھالا

پئیو کام لیونئیا ما کو دو گیلا

جی چاہتا ہے پاگل ہو کر جگلوں کو چیخت نکلوں۔

ماں، دیوانوں سے تو کوئی کچھ گلمہ کرتا نہیں ہے!

تاً مهیٰ حی زید آنگا سی کھور تھؤ ظاہرشا  
غم سی زیر مے اُنی، آج بان وا گا زاہیدا

تم نے میرے دل پہ جیسے انگار اکھ دیا، ظاہر شاہ۔  
جو غم کی یہ خوشخبری دی کہ آج زاہدہ اوپر چراگاہ چلی گئی۔

دُونیئی کھائی گردش، کوئی ہر بن زید پیرا  
آج مہیزید چھی، لولو تھیزید ہونین ریزالا  
جس طرح دنیا گردش کرتی ہے ایسے ہی انسان کا حال بدلتا ہے۔  
آن اگر مصیبت مجھ پہ ہے، کل کو تم پہ آئے گی، اے بے وفا۔

ڈیلپورے مہیسیت آڈا می کی ماریزا  
سے بندو آدیر کے نہ نیڈو پیرا  
ڈرائیور نے میرے ساتھ اڈے میں تکرار کی۔  
کہنے لگا وہ اس بارڈیر کی طرف پھر انہیں لے جائے گا۔

مهیئے گوا سیدو سی جالخانا سی قصہ  
کی انصاف تھو کو مُدائی دیادی سزا  
کوئی مجھے سیدو کے جیل خانے کی رواد تو سنائے۔  
وہاں کوئی انصاف بھی ہوتا ہے یا ہمیشہ سزا، ہی دی جاتی ہے؟

جهانزیباً یاری تُو وطن سی غورا  
نازنین مہأ گیائی دُونیئی سی چاپیرا

جہا نزیب! اپنے وطن کی کسی لڑکی سے محبت کرنا بہتر ہوتا ہے۔  
میری پر دیکی ناز نین محبوبہ تو مجھے دنیا کے گرد پھیراتی ہے۔

کاولئی مے ولی کاٹن آنسو کھیدا

بدمعاش سیراۓ شیاد پیسا زید آنگا

کابل کے اس بخاری نے یہ ولی کاٹن کہاں سے لایا ہے!  
یہ مست لڑکیاں تو اس پر ساری دولت جھونک دیتی ہیں!

تا اول او تھل کھن سی سر پھراد مامیرا

پوشو بُوڑ سیمیرتے کو تُوجیب می با غچا

تم بلند چراغا پر سب سے پہلے گئے ہو میرے مامیرا محبوب۔  
ان سب تاذہ چھولوں کو کھا کر کے اپنی جیب میں ایک با غچہ بنالیں۔

آازل بیگینئی، خریدار بھیراڑا

یا بخمل امباري ہُو، تان بیڈو پیسا

میں اپنی تقدیر بیچنا چاہتی ہوں، کوئی خریدار ڈھونڈ لیں۔  
یہ جیسے بخمل پر انہا ہوا ہے، پورا تھان ایک پیسے میں کتنا ہے۔

سُوون پھی شیانِن، حاضر ہونین مُلیکا

بن انسان، تأک آنسو فانی دُونیا

جب دیاں کندھا قبر میں لگائیں گے تب ایک فرشتہ آئے گا۔  
پوچھے گاے انسان، تم فانی دنیا سے اپنے ساتھ کیا لائے ہو؟

تیسپے ماڑ کے تھیلی، دھرو دُونیئی سی ڙوڑگا

ہرے کیل سیت سات گونے پدائی مامیرا

جیسے گلے میں ڈال کر ملا جلتی ہوں، غم روزگار مجھ سے چھٹ گیا۔

ہر دانے پر سات بار اپنے مامیرا محبوب کو یاد کرتی ہوں۔

ٹو مهیسیت ہپیمان گے کئی نہ دھردُو بورا

تورسلا می نرگس پانین، واپھیرا گھانا

بھنورے محبوب! تم میرے ساتھ یہاں موسم سرمابر کر۔

تورسلا میں نرگس کے پھول اگتے ہیں، کثرت سے ان کی خوشبو سو نگ لیں۔

چھی روضہ نے آسے تھادُو بڑی سی باوا

عاشق ائیو تھاً پدیئے نو چھو بنوا

تمہارے روپے کو میں پل باندھتا ہوں، بدھی بابا۔

جن کوئی عاشق آئے تو ان کو بے نوا اپس نہ کر دیں۔

چھی دیریوا ہُوگا دُتو اشیئیا سی باغچا

چھیندے لار تھل، آنه پشئی شیرینگلا

تمہارے دروازے کے اگے خوبی کا باغ آگ ایا ہے۔

کاٹ کر چینک دیں، میں محل میں سے (تمہیں) نہیں دیکھ سکتی۔

جمات شر ہوئی، ملان ورڈی مشکِ بالا

نائگوزادی نِماز نائی بائیگ سی آوازا

مسجدیں خالی ہو گئیں، مولوی سارے مشک بالا کی جڑیں کھونے چلے ہیں۔

اب وہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ آذانیں دیتے ہیں!

آپیشی دے وزیراً یمن سی راجگانا  
 مُوش ڙھینگیدے، پأش بارے بارے دئی دے گلا  
 میں کاش محوب، تمہاری نئی معشووق یمن کی رانی کو کبھی دیکھ پاتی!  
 پہلے اپنی حرمت پر رودیتی، پھر اس سے باری باری ٹکنوئے کرتی!

شا سی بان دے سیران نیگھاڈ پلان چرڑا  
 تھیئے بیڑیل تھیلی، کو شوئن نے دئی لال دانا  
 شا نامی چراغاہ میں سے لڑکیاں پلان توڑتی نکلائیں۔  
 تمہیں کنکر پھینک کر خبر کر دوں یا منہ سے سیٹھی، بجادوں، لال داتا۔

شونگری سی ماسوما، مهی حاجت کو پُورا  
 گشتو سیل گے، ما پیلارامی پات چھی روپھے  
 اے شونگری کے معصوم شہیدا! اب میری تمباپوری کر دے۔  
 میں تو سیر کرنے ایا تھا، ان چھیل چھانوں میں تمہارا روپھہ ملا۔

شیرینگل سی مانی نے سیران ہوئیدی جمع  
 کیشن اشیم لوٹھدی، لون نہ ہو دو جُدا  
 شیرینگل کے محل میں لڑکیاں اکھٹی ہو گئیں ہیں۔  
 کالی ریشم نہیں پران سے تاریں الگ نہیں ہو پاتیں۔

پاک نہ ہوئی جُورا سی خاناً چھی تو مہیدا  
 ما چیمی وا پوشو تھؤدو، شا زید جُوغا  
 میرے محبوب جو را کے خان، اب تمہاری تہہت سے خلاصی نہیں ہوتی۔  
 اب تو اسے اپنے کے بالوں کے لٹ میں پھول اور سر پر جھومر کی طرح سجائی ہوں۔

عاشق ماش سی آدھوا پیائئی جُوسا

مُو آنگا سی دھجیل، اشی نے چُون تھو سُرما

میں عاشق کی شکل دور سے پہچان لیتی ہوں!

چہرہ جلا ہوا ہوتا ہے مگر آنکھوں میں ہلا سُرما لگا ہوتا ہے۔

دھجیل حی بدالی نیمادُو، دے زلیخا

پاش یو ٹھیڑ سی کھمن زید چِڑ سی کا مُولازا

یہ دکھی دل محبت کا صلدہ مانگتا ہے، اسے دیدیں ذلیخا۔

جب وقت گزر جائے تو خر من کے مالک پر مٹھی بھر آناج کا کیا احسان ہوتا ہے!

جوڑی ہودے محمد یعقوب اُنُو شیرا

زنگلا می ڙھیگی دے چریئی سی آرا

کاش جوڑی اپنے ہی گھر سے پوری ہو جاتی محمد یعقوب بیٹے!

کہ جنگلوں میں چرائی کی آری مل کر کھینچتے ہم دونوں۔

اشی بھا کو دلدارے بُوڑاوجل بنگلا

سرکاری ہسپتال، ایگی باچا سی قلعہ

آنکھ اٹھا پیاری دلدار بیٹی، دیکھ سارے سفید بیتلگے ہیں۔

ایک سرکاری اسپتال ہے، دو سر ادشاہ کا قلعہ ہے۔

پدیئے نُھوڑ بائل سی خاناً چاؤ نہ سوا

ما پھرانین چھی جرمی لاثین سی شیشه

رک جا، مر آنابل کے خان (محبوب) ضدنہ کر  
ورنہ میں تیرے اس جرم من لاثین کاشیشہ توڑ دوں گی۔

ڈھوگاً چھی او تھل کھن زید چینیئی ہو گیا

مال پدیئے نھیڑی، گل شا واد کافر بانا

سو ر قیب! تمہارے او پچ چراگاہ کا گھاس پیلا ہو گیا۔  
مال مویشی واپس آئے، میری محبوہ گل شا بھی کافر بانڈھ سے اتر آئی۔

خیر منوشو، تاؤ گو ہالال نی کی سکینا

چھی موزی چترال می بندیوان کی راجا

تم نے جو بیل کو صدقہ کر نامانجا، اب اسے ذبح نہیں کیا سکینے۔  
جب تیرے موزی کو چترال کے راجہ نے زندان میں ڈالا ہے۔

تو مهیئے چرسی معلوم ہوئی مُنتزا

کھار می او برقو، تاؤ کی موتھا سی داعوا

تم مجھے چرس کی نشی لگتی ہو منزہ!  
ندی میں پانچ کا تھا، تم نے مجھ پر آئینہ چندھیانے کا لازم لگایا۔

سموگول پُشوکی گال نیگھا دھیرینا

او موسم گل نمیرا کراچی سی کھیدا

سموگول جھاڑی پہچول اگ ائے اور زمین پر سبزہ اگ آیا۔  
یہ موسم بھی کیا کراچی جانے کا ہے میرے گل نمیر محبوب!

دھیرین سی ڈید، آسمان سی ٹین مهو بُوڑ گناہگا

سلیم کیسکے معلوم تھو، نے جہان سی سزا

اس زمین کے اوپر، آسمان کے نیچے، ہم سب خطاکار ہیں۔

سلیم، آخرت کی سزا کا بھی کسی کو پوتا ہے!

مھی ہائمو کو ٹے والا چھی پشو می سودا

نوا لخا مُتار، کفن نیمائی مھاما

مجھے تو بس، کوئی نہ والے، تمہیں دیکھنے کی حرمت ہے۔

تمہیں لگتا ہے میں محتاج ہوں، تم سے کفن مانگتی ہوں!

منیجر آنیند پشئی جُدا جُدا

چھی عُمو چُن سیگل، بیلیئی اُوشید دھیرینا

منیجر، میں عجیب عجیب خواب دیکھتوں ہوں۔

تمہاری عمر باریک ریت ہے جو زمین سے ہوا میں اڑتی ہے!

پیرا زور دے ڑاد سی نیماز کے نینا پیڑا

ہادا لارتھل شیطان سی شربت سی پیالا

اے پیر مرشد! زور لگا، صبح کی نماز کے لیے نیند سے جگادیں۔

مجھ پر سے شیطان کی دی ہوئی شراب کا نشا آتا رہیں۔

ٹو مھی پیر قلندر، آجھی مُرید مستانا

مُصیبت ما نیگھاں، لاحاظ خُدائی زید گیا

تم میرے پیر قلندر ہو، میں تیر امرید مست۔

مجھے ان مصائب سے نکال دیں، احسان خدا پر کر۔

اُوش ہراگتے، آنگا سی پھوگ دے بیوی آشا  
 آنیماز گُوزادے کیئی منیر کے دُعا  
 فور آٹھ کر پھونگ مار کر آگ جلابی بی آشا۔  
 کہ میں نماز پڑھ کر مرحوم منیر کے لیے دعا کر سکوں۔

تیل بیئی عالم زیب، گیریمی چیر سختا  
 او تھل کھان کی تیلے دے نہ گھر رُودو مھاما  
 چل اوپر جاتے ہیں بیٹھ عالم زیب، یہاں گرمی بہت تیز ہے۔  
 بلند چراغاں کو توکسی نے مجھ سے قرعہ میں جیتا نہیں ہے!

نیاشاما پیٹھائی مے شاہی باغ می کھیدا  
 این مھا بھپر رئی زرینے سی آرواح  
 سر شام یہ تیتلی اس شاہی باغ میں کھاں سے آئی!  
 شاید زرین بی بی کی روح مجھے ڈھونڈتے نکلی ہے۔

بیوا کیو، اے کال نہ پھر گدی شیرا  
 کھیدیک شیرتے روان ہبو انگریز آشینا  
 شادی کر کے لوگ ایک سال تک گھر سے دور نہیں جاتے۔  
 یہ کس قدر جلدی سے سے میرا انگریز آشنا پر دلیں روانہ ہوا!

ما آمنگ خائستہ یوسف سواد کلیما  
 بینی گھین سی کلام، ہو آخرت سی نفع

میں نے تو خائست بی بی کو خود کے لیے کلمہ بناؤالا!  
چھوڑیں اللہ کا کلام پڑھوں، آخرت کو تو فائدے میں رہوں۔

آخطا ہی مہی جیب گیشتے مولاگا ٹیگا  
نے دینپندھے خائستہ یوسف کے شکردانا  
مجھ سے بڑی خطہ ہوئی، میری زبان کو سرے سے کاٹ لیں۔  
مجھے اپنی شکردانا (بیٹی) کا بیاہ خائستہ یوسف سے نہیں کرنا چاہے تھا۔

ما آمنگے گھین سی کلام سواد مخشوولا  
دھجیل حی سی چھیرتا نے دوئی نہ ہپو آسرا  
میں نے اب اپنے لیے خُدا کے کلام کی تلاوت کو روز کا معمول بنالیا۔  
اس بے چین دل کے پاس قرار پانے کا اب کوئی اور آسرانہ رہا۔

دوئی سی لاش مُخامُخ، پیڑ پاٹ کے تنو گناہ  
پین دھون گے ہرَدو، عجیبا نے قصہ  
دوسرے کا بُراسا منے جکہ اپنا گناہ آنکھ سے او جھل۔  
لو چلنی دھون (مٹی کی صراحی) پہنستی ہے، کیا عجیب ریت ائی ہے!

لال نہ ہپو دُ فاروقا، پھیزپنے دے خزا  
تو نہ ہپو او مھا دوئی کینگئے او شنین دھیرینا  
فاروق، لعل کبھی دھول سے گندانہیں ہوتا!  
تم اگر نہ مجھے چھوڑ بھی گئے تو کوئی اور مجھے زمین سے اٹھائے گا۔

سی نیگھاُد، پناشی سی ٹھوگ واگا خادِم شا

چھی باوا نہ جُو، مہیزید ہپیمان کو بشا

سورج نکلا، پناشی کی چوٹی کے اوٹ میں ڈوب بھی گیا خادم شاہ۔

تیرا یہ دلکھی باپ سمجھا ہی نہیں، مجھ پر موسم سرما کا ہے یا گرمکا۔

شین زید ہُوَون خیوا سی یئی او شیرین ذادا

آملانگ دھیرینے یدادُو رسولُ اللہ

چھوڑیں، چار پائی پر خیوا کی ماں اور شیرین ذادہ سوجائے۔

میں فقیر زمین پر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتا ہوں۔

سو نے مہاً مسافِر کے کی والنِ گورخانا

تهیئے چھی یئی ہینگنیں، دُوئی کھام ہونیں چاپیرا

میری سوہنی!؛ مجھ پر دیسی کے لیے قبر کون کھودے گا!

تیرے لیے تو تیری ماں روئے گی، پورا قبیلہ بھی ارد گرد جمع ہو گا۔

دُو گینا سی می بان مہا نیگھالو ماش توبا

سیماڑا نے مختار، یونے نے ہُوریزا ل

دو گائے کی اس چراگا ہی میں میں نے اپنی غیرت ہی کھو دی!

اپنے ہم عمروں میں بے غیرت تو اپنے چاندِ محبوہ کے سامنے بے وفا ٹھرا۔

بُوڑے لہادُتو بیڑیلے خلافت سی جاما

آتھا کھاً پیانی، لھیگیر ٹیویڑ بدلا

سب نے خلافت نام کے کپڑے سے بنایک جیسا لباس پہنانا ہے معشوق۔

میں تمہیں کیسے پہچانوں؟ تم یہ سرخ شال بدلو۔

نیند مأ ڏڀڙچهی أڳام خالي نه ٿهو مرضه

ما مونين گيڪهيائے، کي نه ٻوڊو ڏهڙا

میں نے بُرا سپنا دیکھا ہے، یہ گاؤں مرض (وبا) سے خالی نہیں ہے۔

میں ہی مرجاوں گا میری چترالی معشوقہ، میرے رقب کو تو پکھنے ہو گا!

گھین آللہ ئے يتيم زيد دوئي ٻاڳا نه مويا

ڄماچيئي تھو، آکھا پھائي گھوڳور سى شلا

اے خدائے بر ترو عظيم! اس ڀتيم پر مزيد بارش نه برسا۔

گوڳور کي یہ لکڑي بہت چيپدار ہے، میں اسے کيءے چیروں!

ناشينا تھو، تھا گوڙو ئے چبنين انگولا

شان سى پاشتے گيدے ڻانگو سى ڦينديه رازا

تم ميرے گھر کے راستے کا انجحان ہو، تمہیں کتے کا ٹیں گے، میرے محبوب۔

چھت کے پچھے سے ہو کر ڻانگو درخت کے نیچے سے آ جاو۔

ما ڏيڳو سى نماز گوزادے نى کي دعا

آما اوئي بهيدين گهينديه ڦين ريزالا

میں عصر کی نماز پڑھ کر دعا کرنے نہیں روکا۔

سوچا میری ہر جائی جلدی مٹکا لیکر پنگھٹ پا آئے گی۔

آمن پاک کو، اِ بِ حیات سی او دے دھوا

تهلا چھي موزيگئي إتبار کونين زرجُما

خود کو پاک کر، آب حیات کے پانی سے دھولیں۔  
تبھی تیر ایہ موزی شوہر تیر اعتبار کرے گا!

وقت ڈیگو سی، سیران ہوئی شی گودور کے جمع  
ما تھا نیل کمبلي دے پیانی مليکا  
وقت عصر کا تھا، سڑکیاں پنگھٹ پجھ تھیں۔  
میں نے تھیں تیرے نیلے کمبلي سے پہچان لیا، مليکہ۔

تو کھیدیک قمقل تھو اوتھل کھن سی بورا  
نرگس سی تو بہاذ دے گھانادو مامیرا  
تم کتنے احمق ہو میرے اوچے پہاڑ کے بھنوئے!  
جوز گھس سمجھ کر تم تم مامیرا کا پھول سوگھتھے ہو۔

پیر باوا نے بیدو لارے عقل پشا  
مُوش روپھے نے لھینگی کو جھرئی مُنارا  
پیر بابا کی زیارت کرنے جاتا ہوں، میری ڈالی، کچھ طریقہ سیکھادیں۔  
پہلے روپھے کے اندر جاؤں یا باہر اُس منار کو ہلادوں؟

میگ مُؤئیدے، شوگیل کھارے وا ہودے کھڑا  
پدک وندے جُورا سی خان او وذیرزادا  
خدآکرے اول پڑنے شروع ہو جائے، نالوں میں طغیانی اجائے!  
کام رک جائے، میرا محبوب جُورا کاغان اور پیٹا وزیر زادہ واپس گھر اترائے!

ڈھائے، آمیل آمنگ نہ کوبھا دو دعا  
پیٹھے کھن او کشکول، ما پلڑو کھندیا

اے بڑھیا! میں تو خود اپنی قسمت بدلنے کی کوئی دعائیں کر سکتا!  
پیٹھ پر گدڑی اور ہاتھ میں کاسہ لے کر میں نے پورا کنہ ھیا چھان مارا۔

نوا لخا ڈھیگی ہی، گاؤ تُو سُوریدا  
کُوجوا ما بھیئی کھاؤ گھین چھی ہمسا

تمہیں لگتا ہے میں بوڑھی ہو گئی ہوں، اپنا حسن کھو چکی ہوں!  
میں تو کتوں سے ڈرتی ہوں جو ہاتھ میں لاٹھی پکڑی ہے۔

مھی آرواح بوو جانے گیلامند ہی تھاما  
پان انگی دے پشائی، او نے دیئی شیرا

میری محبت کو تم سے گلدہ ہوابی بی جان محبوبہ۔  
پیاسی محبت کا چشمہ خود ہو مگر مجھے کوئی اور جانے کا کہتی ہو!

حیا نہ کو دُؤئی سی نکاح سی چھی سیت وعدا  
پسی نیمگر سوال نہ قبول دو خُدا

اے دل! کسی اور کی منکوحہ سے محبت کا وعدہ نہ کر۔  
کسی کی ایسی نامناسب تمنا خدا منظور نہیں کرتا!

بشن آروح نے ٹکٹ یام نی گھیندُو تھاما  
خان سیت سأت ہبو، ایس کُوال سی دنو لھنگا

میری روح، کوئی تم سے کرا یہ تو نہیں لیتا ہے۔  
خان محبوب کے ہمراہ ہو جا، اسے کولائی کے پہاڑی پشتہ سے پار کرادو۔

دُونیئی سی لوش دھرُو، اُنثاُم وا واد پھیرینگا

لا نه ہُبو مسلمان، تھامُو یدادو گل شا

روشن دنیارہ گئی، میں گھوم پھیر کرتاریکی میں اتر گیا۔

پھر بھی مجھے کوئی ندامت نہیں، اب بھی معاشقوں گل شاہ کو یاد کرتا ہوں۔

لِیڑ سیرائے مھی حی سوونہ ہبودو تھاما

آما جیب می گھینی دے کاغذا سی بھانا

نو خیر لڑکی، میرا دل تم سے کسی طور الگ نہیں ہوتا۔

چاہت اتنی کہ کاغذ کی طرح تمہیں اپنی جیب میں رکھا کروں۔

ولی عهد بھادرے دید پھیما ٹین قلعہ

مھاً او لار گویوران سی پن ہاڑاً بازدادا

بھادر ولی عہد نے تو کالے برف کے نیچے بھی قلعے بناؤالے۔

بازدادا، پھاڑوں پر میرے اور میری گوجرن محبوبہ کے ملنے کے سارے راستے مرٹ گئے۔

بے گمبد سی بیویا دآل جوئی ریزلا

تنو یار کے سر تور ایڑی ہی واد پلانگا

اُس گنبد کی شہزادی کے علاوہ ساری عورتیں بے وفا ہیں۔

وہ اپنے محبوب کے لیے پنگ سے ننگے سر اُتر کر مودب کھڑی ہوئی تھی۔

آمن گے مُنشی گشدو دیدو تنخا

کاغذ پین، تی کتاب کے پُوگالی خوشناما

اب میں اپنے لیے تجوہ پر کوئی کاتب رکھتا ہوں۔  
کاغذ تو سارے بھر گئے، وہ میرے عشق کا دستان کتاب میں لکھے۔

رغمینا جینیتی ہونین، نی چھی گناہگا  
کیشن سُم قبولو، انکار نی ہی تو مهیدا

میری معشوقہ رغمنہ ضرور جنتی ہو گی، وہ خطا کار نہیں ہے۔  
اس نے موت گوارا کی مگر میری محبت کی تہمت سے نہیں مکر گئی!

بھیدین گھین چھی، رانی سی اوس کے وأد رغمینا

لخا یار سی دیدن کیئی، آرمان ہون پُورا

مٹکا لے کر میری معشوقہ رغمنہ رانی چشمے تک اترائی ہے۔  
اسی سوچ میں کہ اج یار کی پوری دیدار کر کے اپنی بیاس مٹا دوں۔

مهاما لہگور چُمُوڑ سی حفاظت نہ نیما

بھی ہونین جہانزیبا، پھیزینے دے خزا

مجھ سے ان خوب صورت بالوں کے سرخ لٹ کی حفاظت نہ مانگ۔

کسان ہوں میرے محبوب جہانزیب، یہ پھر دھول سے گندابو جائے گا۔

قَمَلْ مَهِي لَالِئِيَا كَهِنْ بَهِيَنْدِي تَهَامَا

كھادے گشو عقل سی بھگوو سی ساعدا

تم اتنے احمق ہو میرے محبوب کہ تم سے پہاڑ بھی پناہ مانگے!  
روزال کو تم کہاں تھے جب عقل کی تقسیم ہو رہی تھی!

قسمت نی ہی، عقل دے یام نہ ہو دو پورا  
 پیانو دود آ دریاب می لال قیمت بھا  
 قسمت جب ساتھ نہ دے تو داتا کبھی کچھ کام نہیں اتی!  
 میں تو سمندر کی تہہ میں پیش بھا قیمتی لعل کی بھی پچان کر لیتا!

بشن فقیرا، حی سی حاجت نہ ہوئی پورا  
 چھی چھلے مھیئے بُوڑ امت کوئی دُعا  
 اے فقیر، جا اس دل کی تمنا کبھی پوری نہیں ہوتی!  
 تیری طرح پوری امت بھی میرے لیے دعا کرتی ہے۔

ڈھوگاً لام جال، دیرے بھئیل ہونین مهی آ رواح  
 ہادا گیشتنے شیرین بو و سی کان گ لہنگا  
 سوئر قیب، لکڑی کا دیا جلا کرو شنی کر، میری روح باہر پیٹھی ہے۔  
 اسے ہاتھ سے خام کر میری محبوبہ شرین بی بی کے پاس اندر لے جا۔

دریاب سی مئمو چیویل زید بان مهی آ رواح  
 جال پیوان بھیر اڑتے آئئی، حسین زیبا  
 میری روح گویداریا کے نقچ کسی تختی پر پھنس چکی ہے۔  
 مگر یقین ہے حسین زیبہ کہیں سے کسی ملاج کوڈ ہونڈ کر لائے۔

کراچی سی میما نے مهی نے پڈو مینا  
 مہاما اشیم سی گیر دھیری ئی ملکہ زیبا

کراچی کی ان حسیناؤں پہ میراں نہیں آتا۔  
مجھ سے ریشم کی گڑیا جیسی معشوقہ ملکہ زیبہ کہیں دور رہ گئی ہے۔

مأتهیئے دھیرینے دے تار دے نین مليکا  
گوڑ ما بأت کو، زید شپد نه پوچھی آقربا  
میں زیر میں کوئی تارڈاں کر تم سے بات کروں گامیکہ،  
کسی کونے سے بات کر، بس تمہارے رشتہ داروں کو خبر نہ ہو۔

قادِ صد گھری، مُہن قافلہ بیوئے تیا  
مع دُونیئی می دھرن نرگس او سلطان زیبا  
قادِ صد ایں ائی ہیں، ہمارا قافلہ کوچ کرنے کو تیار ہے۔  
چلیں چلتے ہیں، اب یہ دنیا زگھس اور سلطان زیبہ کی ہو جائے۔

آصف خاناً ململ نیگھاں دے چھم پھا آیا  
اُمہی لار گویوران سی آخری سی بیوا  
آصف خان، محمل قالین نکال کر سارے محلے میں بچادو۔  
یہ میری گوجران محبوبہ کی آخری شادی ہے۔

کھاڑ شوین دے، اولالئ ہودے مھی ہسیجارا  
بھیدین شا زید تھا دے نوخیدے بدر مینا  
دیگر ندیاں خشک جاتیں اور الالندی میرے اجارتے میں ہوتی!  
کہ محبوبہ بدر مینہ کو مٹکا سر پپے لے کر الالہ ہی آنا پڑتا۔

مھی آفسوس نے بھومیل یدے ڈیگاڈ خاریا  
نیگھاڈ ڈیڑ کے، لاون ٹگائی حسین زیبا

میری فریاد سے بھوچالا یا، جس نے سارے شہر کو ڈھادیا۔  
میری محبوبہ حسین زیبہ دامن جھاڑتی ہوئی پاہر نکل آئی۔

بُوڑا یشانا پھیم گلڈی حسین زیبا  
کام اوسو سی او پُوئی، انگی دے پشا  
سارے ایک جیسے گلیشیر زہی پچھلتے ہیں، حسین زیبہ!  
تم نے جس چشمے کا پانی بینا ہے، وہ مجھے انگلی سے دیکھا دیں۔

دُونیئی می پئی او باپ بھئی او شو چیرگن غورا  
ما ہا بُوڑ آموشئی، تھا یدادو آسیا  
دنیا میں اپنے ماں باپ، بھائی بھن سب سے قریب ہوتے ہیں۔  
میں ان سب کو بھول کر صرف تمہیں یاد کرتا ہوں آسیہ!

ناؤ مہی بھئی تھی، ناؤ پئی او باپ ناؤ کھام قبیلا  
تا امہا کیسکے چھؤ، مُرشد نادر علی شاہ  
نہ تو کوئی بھائی میرے، نہ ماں باپ اور نہ ہی کوئی قوم قبیلہ میرا۔  
یہ تو نے مجھے کس کے سہارے چھوڑا، میرے مرشد نادر علی شاہ!

آ یتیما سی پئی چھی، مہیئے کی نہ بنا  
دیرا ناڑٹو، ماً پن زید پوڑا دٹو آنگا  
میں یتیموں کی ماں ہوں، مجھے کچھ نہ کہو۔  
میرا اگھرا جڑ چکا ہے، راستے پہ آگ جلا کر بیٹھی ہوں۔

ڈھوگاً مائی سندربی بی پدیئے نُھوڑا

قار سی مُوْتھو، ہے دریاب کے ہوئی مُوٹھا

سوور رقیب مائی سندر بی بی کو واپس لوٹادو۔

اس پر عشقے کا دورہ ہے، یہ دریا میں کو دنے جا رہی ہے!

مائی سندر دُھوم سی جوئی وذیر ماڑولا

مہی تو مہیت می ای فُربانی نے گات تنو شا

مائی سندر بڑے معزز خاندان کی خاتون ہے وزیر معاذ اللہ۔

دیکھ، میری محبت میں اس نے اپنا سر قربان کرنے پکڑا ہے۔

لیڑ سیرائی مہی حی تأ نیگھالو آندرا

شا زھاگئی، اوچات مُوئی گشئی موتھا

اے نو خیز لڑکی، تم تو میرا دل نکال کر لے گئی۔

یوں سامنے آئینہ بلندی پر رکھ کر کس شوخی سے بال سنواری ہو!

دیر سی بان کھنديا، مدام ماکشیش سی لڑا

اپختے ہپو پشیمان، کھید دھیری گل ماپیوا

دیر بانڈھ کھنڈیا کی طرح ہے، اس پر ہمیشہ دھنڈ کے بادل چھائے رہتے ہیں۔

اوپر اس چراگاہ آکر بہت پچھتا یا، مجھ سے کہاں رہ گئی میری مجبوبہ گل ماہیوا!

ٹھنڈو بن می تحصیل سوا کیشن نارنگ شا

إسپیکٹر چھی خائست بیوی، کوئے فیصلہ

ٹھنڈو جنگل میں تحصیل بنالیں کالے نارنگ شاہ۔

خائست بی بی انسپکٹر بنی ہے، اب وہ فیصلے کرے گی۔

خائست بیوی موزیا صندوقا می بُورا

مہی میثال پالیوان سی پھرانین جندراء

تم چاہور قیب تو خائست بی بی کو صندوقوں میں چھپا لو۔

میری مثل پھلوان کی ہے، سارے تالے توڑوں گا۔

بھارامناؤ، بن نہ مَیدُو بے آجلاء

آما برے چھی کان مھیئے والنین گورخانا

بہرہ مند بیٹے، واقعی موت اپنے معین وقت سے پہلے نہیں آتی۔

میرا خیال تھا کہ مر کرتہ مارے پہلو میں دفن ہو جاؤں گی!

غم وجود سی دُشمن چھی بھارامنند شھاڑادا

تاکچا رُوانی می دِید مھی ہات می ہمسا

غم جسم کا دشمن ہوتا ہے میرے بہرہ مند شہزادے۔

تمہاری موت کے دکھنے اس کچی جوانی میں مجھے بُڑھیا بنا دیا!

غريي نے، تُويٰ تُنو آرمان کو پُورا

حی مینا سی کھئیل، بوئی ہی چھی صدقہ

غربت، تم بھی اپنی ساری ہوس پوری کر لو۔

یہ دل محبت کا کھایا ہوا ہے، لویہ جسم کو تجھے عطیہ کرتا ہوں۔

کتابی دُو عاشق آشی مجنون او لیلی

تی باچا کی کوشش، نہ ہُوئی ایک دُوئما جُدا

دو سچے عاشق گزرے ہیں مجنون اور لیلی۔

اُس بادشاہ نے اپنی ساری کوشش کی پر وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوئے۔

تاً مهیٰ حی زید سیگل سی تاؤک تھوئی دی لیلی  
چھی دلال نے ٹھمنین، ماؤ نہ ہونین پخولا  
تم نے میرے دل کو جیسے جلی ریت سے داغا ہے، لیلی۔  
تمہارے یہ قاصد تحک جائیں گے، میں راضی نہیں ہو جاؤں گا!

لیلی تو لہگور شا زید کئی پیرئی شلا  
پأش موزی نہ متُدو چھی إحسان مولازا  
لیلی، تم ان لال بالوں پر کڑی رکھ کر کیوں لاتی ہو؟  
کچھ بھی کرلو، رقیب تمہارا کوئی احسان کبھی نہیں مانے گا۔

لیڑ سیرائے کا ناپوہی سی کام ہُو تھاما  
عدالت می بیان دید تحصیلدار کے خط  
بالی عمر کی لڑکی، یہ تم نے کس نادانی کا کام کیا!  
عدالت میں منصف کے سامنے غلط بیان قلمبند کرا دیا۔

آتھیئے مئین توب سی چھل پشیئی ماریا  
گیل دُو مُؤئے پیادی ٹین جالدی آنگا  
میں تمہیں محبت کرنے کا طریقہ سیکھاتا ہوں ماریا۔  
نیچے آگ چلا کر توے پر روٹی دونوں اطراف سے پکاتے ہیں۔

تُو مهیٰ چھلے کھید دیسانا نے گا ماریا  
جہا مری یو کا بان، اپشا سیت بھیڑ ہم مخانا

تم کب میری طرح دیسان چراغاہ چلی گئی ہو ماریہ!  
جھامری بھی کوئی چراغاہ ہے! وہاں تو رکھوں کے ساتھ رہنا ہوتا ہے۔

پیشائیں دے، بیٹی دے مدینہ نے ہوا  
تیل پیشی دے نبی آخر زمان سی روپہ  
کاش مجھے پر آگ اتے کہ ہوا میں اڑ کر مدینہ چلا جاتا!

وہاں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے روپہ مبارک کو دیکھتا!

تو لا لیڑ چھی سیرائے، دنداسا نی گیا

تنویں گے پیری می گومیو نہ سوا

تم ابھی چھوٹی ہو اے لڑک، (ہونٹوں) پہ دنداس نہ پھیرو۔

اپنی والدہ کو اس کے بڑھاپے میں کوئی رنج نہ دینا۔

مہی قسمت کے تالا تھلیل تھی مبارک شا

بشن آسمان وا، تیل بھیراؤتے ماتوڑے پھرا

میری قسمت کوتا لے لگے ہیں مبارک شاہ۔

جا آسمان پہ جا، وہاں ان کو ہتوڑے سے توڑو۔

ایشو کال کوئے چمنے چیر تھو کھوا

ما موئین باقیدار، کفن تھلنین نیسیا

اب کے برس کوئٹہ چن میں بہت خفا ہوں کہ

میں مقروض مرؤں گا، کفن بھی لوگ ادھار کاڈا لیں گے۔

آسپور او کگیل، آشو ہاڑاد وطننا

پئی او بوب سی خدمت کو دو مبارک شا  
میں منہوس اور ناپسند تھا، اس لیے وطن مجھ سے چھوٹ گیا۔  
بھائی مبارک شاہ خوش قسمت ہے جواب بھی ماں باپ کی خدمت کرتا ہے!

آآمنگ کی چارنے نہ آئی غوثا  
قلندر نے مہی بُک کے برقاڈُو موتھا  
میں خود کو بے ہوشی کے یہ دورے قصد آنیں لاتی ہوں۔  
میرے قلندر آشنا نے میری طرف آئینہ چپا کر محبت کا اظہار کیا ہے!

مہی مئیک سی دُواش کال حال نہ بن معشوقا  
بی توں کیو، بنا داریل پها گنا ئے گا  
میری موت کی خبر بارہ سال تک کسی کومت دیدو مشوقہ۔  
کوئی پوچھے گرتو کہو کہ داریل کو درخت کے تنوں کی مزدوری کرنے گیا ہے۔

دُواش کال مأ ڙشنین تنُو لالئی سی بارا  
تیلا پدک نه آپو، مہاما نه کو گله  
میں بارہ سال اپنے محبوب کا یہ وعدہ نجاح کراس کا انتظار کروں گی۔  
اس کے بعد بھی اگر تم نہ ائے، پھر مجھ سے گلہ نہ کر۔

فیصلہ کو سیدُو سی ولی عهد شہزادا  
مہی آزارے گھپنین چھی بڑینگلے آنگا  
سیدو کے ولی عهد شہزادے ہمارا فیصلہ کر لیں۔  
ورنہ میری آہ سے تمہارے بڑینگل کے محل کو آگ لگ جائے گی۔

غريب ماڻ کے بُوكھو تھو ۾ رُومان سى مِينا  
گھئينے ماڻ کے ٻاميل، کوشائے زر سى جُوغا

غريب کے ليءِ بڑي مشکل ہے اس دور میں کسی لڑکی سے محبت کرنا۔  
وہ گلے کے ليءِ ٻار خریدے یا سر کے ليءِ سونے کا جھو مر!

مهى ممتاز خاپيرئيا سى آفسر ماڙولا  
سلامى ئے سادا خلگ ايشپيد دهيرينا  
وہ ڪھو معاذ اللہ، مير امتاز محبوب پريوس کا سردار گلتا ہے۔  
اسکو سلامى دينے سارے لوگ جمع ہو چکے ہیں۔

ڈيڙ ک نوخ باچھانے، تھام پھوردي مُوا  
سيل گئي دى اختر منير او بي بي آشا  
سر بام آجاميرى محبوبه باد شاهانے، وہ ڪچھ پير ٹوٹ رہے ہیں۔  
کيوں کہ ہمارے بچے اختر منير او بي بي آشا سير کرنے نکل دیے ہیں!

گو حلال کو، خير گهن باوا سى شيرے پٽيا  
سيرأنا سى آفسر ہي ئى مهى بٽوي آشا  
ليل ذبح کر، خيرات کا کھانتا یا کے گھر پکايس۔  
آج لي بي آشراڻ کيوں کي آفسرجو ہي ہے!

م ٹوکئي سى نه تھو پاڪستانئي کارخانا  
تؤ ايس جنگا مي لهاد، کھيدا آنو پلوasha  
اس کپڑے کا تو پاڪستان میں کوئي کارکانہ موجود نہیں۔

تم نے کہاں سے لا کر پہنا ہے میری محبوبہ پواشہ!

سمندر کوڑوائی نے تأ دھرا د پیرباوا  
یا گورنال می مونین، یا بیشته چوگیل سی شا  
آپ نے سمندر کو بس اپنی بنارک چھوڑ دیا ہے پیر بابا  
میں یا گورنال میں مردیں گا، یا پھر چوگیل چراغاہ کی چوٹی پر کہیں!

نیاشام سی نیماز گُوزادو، ہو دو غورا  
ایس میزان سی چیگ نے ہُو گالدو خدا  
مغرب کی نماز پڑھی جائے، تو بہت بہتر ہوتا ہے۔  
کہ اللہ اس کو میزان اعمال پر ڈالتا ہے۔

ماشو کان تھا، جُورا سی خان بُنو کلیما  
گھن عالم تھو، ایسما حرف نہ ہو دی خطا  
خالہ، سن لو جورا کا خان کلے پڑھ رہا ہے۔  
بڑا عالم ہے، اس سے کوئی حرف غلط نہیں ہوتا۔

## بیک پنج ٹائٹل نیکست

ترجمے کی مشکلات و مسائل اپنی جگہ، ہر ترجمہ بہ یک دونوں زبانوں اور اس کی وساطت سے دونوں زبانوں کے بولنے والوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ مثلًا ان ترجمے سے جہاں تورواٹی نئے سامعین سے روشناس ہو رہی ہے، وہیں خودار دوز بان کئی نئے الفاظ، پیرایہ بیان اور چیزوں کو منفرد انداز میں پیش کرنے کے طریقوں سے آگاہ ہو رہی ہے۔ یہ تو ہو اسلامی فائدہ۔ ترجمے کے ثقافتی فوائد بھی ہیں، زبانیں اور ان کے بولنے والے ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ سیاسی بیانات لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کم ہی لاتے ہیں مگر ترجمے کے ذریعے، دوز بانیں بولنے والے، ایک دوسرے کے احساسات میں شریک ہو کر، ایک دوسرے سے داخلی سطح پر تحد محسوس کرتے ہیں۔ انیسویں صدی کے اوآخر میں محمد حسین آزاد نے کہا تھا کہ زبان کا دھرم، دین سے کم نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں پاکستان جیسے کثیر اسلامی ملک کے لوگوں کو زبانوں کے دھرم کے ذریعے ایک دوسرے کے قریب لا جا سکتا ہے، اگر پاکستان کی سب زبانوں کے ترجمے اردو میں اور اردو سے باقی سب زبانوں میں ترجمہ ہوتے رہیں۔ ہمیں جناب زیر تورواٹی کا ممنون ہونا چاہیے کہ وہ تورواٹی زبان، جس کے بارے میں پاکستان کے کم لوگ جانتے ہیں، کی شاعری سے اردو قارئین کو متعارف کروارے ہیں۔ ان کی اس کوشش کی تحسین کی جانی چاہیے اور یہ درخواست بھی کہ وہ تورواٹی کی کہانیوں کو بھی اردو میں منتقل کریں گے۔

ناصر عباس نیز<sup>۳</sup>